منشور آدمیت
کتاب الٰہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقصود آدمیت
حکومت الٰہی

www.KitaboSunnat.com

مقام آدمیت

نیابت الٰہی

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَاماً وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ (الحدیث)

جو قوم مقام آدمیت کو پہچان کر منشور خداوندی قران کے قوانین اپنے ملک میں نافذ کرے اس کو اللہ تعالیٰ باقی مخلوق سے بے نیاز اور بلند و بالا کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس جو قوم منشور خداوندی سے بغاوت کر کے اپنی حکومت قائم کرے اللہ اسے بدامنی اور باہمی جنگ و جدل میں مبتلا کر دیتا ہے جیسے آج کل جمہوری اور اشتراکی نظاموں کے پرستار کہیں ایٹمی خطرات قلبی بے اطمینانی اور بے یقینی کی وباء میں مبتلا ہیں اور ایٹمی خطرے نے ان میں تنازع للبقاء کا ایسا سنگین مسئلہ پیدا کر دیا ہے جس کے باعث ان کے لئے دن کا چین اور راتوں کی نیند حرام ہو گئی ہے اور کہیں باہمی محاذ آرائی کے باعث نہ ختم ہونے والا مارشل لاء میں مقید ہے اور اس سے نکلنے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔

مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا •

از حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب لکھوی

نظر ثانی: منیر الدین لکھوی جامعہ محمدیہ للبنات شالیمار ٹاؤن اوکاڑہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

آدمیت؟ احترام آدمی
باخبر شواز مقام آدمی

نائبِ خُدا

چیست دین؟ دریافتن اسرار خویش
زندگی مرگ است بے دیدار خویش

از

حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب لکھوی

ناشر

منیر الدین بن حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب لکھوی

ڈاکٹر راشد منیر

0333-0322-6974515
0333-4519227

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتی ہے خلق خدا تجھے غائبانہ کیا؟

اس کتاب پر اخبارات کے تبصرے

''نائب خدا'' مولانا قدرت اللہ لکھوی کا مرتبہ ۶۴ چھوٹے صفحات پر مشتمل رسالہ ہے جس میں پیغام اقبالؒ کے مضمرات کو سمویا گیا ہے۔ مولانا قدرت اللہ لکھوی ایک صاحب دل و دانش عالم دین ہیں ان کی یہ کوشش نہایت قابل قدر اور قابل مطالعہ ہے اہل علم اس کے مطالعہ سے اپنی نگاہ و قلب میں مزید وسعت پیدا کر سکتے ہیں یہ رسالہ علمائے کرام وکلاء، ارکان اسمبلی اور لائبریرین صرف اپنا پتہ بھیج کر بلا قیمت حاصل کر سکتے ہیں۔ (ن.....ح)

مشرق میگزین (۷) ۱۴ فروری ۱۹۸۶ء

.....

اقبال نے کہا ہے کہ باخبر از مقام آدمی! حضرت مولانا قدرت اللہ لکھوی نے اس مختصر سے رسالے میں نائب خدا کے عنوان سے ''مقام آدمیت'' پر نظر ڈالی ہے خود شناسی اور ناخود شناسی کی بحث پر لطف ہے۔ جامعہ محمدیہ للبنات شالیمار ٹاؤن اوکاڑہ سے اس مفید رسالے کو طلب کیا جا سکتا ہے۔

روزنامہ جنگ کراچی (۳) ۱۲/ مارچ ۱۹۸۶ء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

- ✳ پیش لفظ ۵
- ✳ ناخودشناسی ۹
- ✳ ناخودشناسی نے اِنسان کو بندر اور زندگی کو بجھارت (پہیلی) بنادیا ۱۱
- ✳ ناخودشناسی نے انسان کو نباتات کا جانشین اور جمادات کا ہم مذہب بنادیا ۱۳
- ✳ ناخودشناسی نے معاشی ناہمواری پیدا کر کے روٹی کا مسئلہ لاینحل بنادیا ۱۵
- ✳ خودشناسی ۱۸
- ✳ خودآگاہی اور خودشناسی کائنات میں حیثیت انسانی کے قیام کا باعث ہے ۲۴
- ✳ ناخودشناسی کا ایک تاریک رخ ۲۵
- ✳ شرک سے انسان میں ایجاد سے محرومی، استعدادِ غلامی اور تفریقِ انسانی پیدا ہوتی ہے ۲۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴

✳ خود آگاہی سرمایۂ حیات ہے ۲۹

✳ خودشناسی کے بعد ناخودشناسی ۳۲

✳ خود آگاہ ہوکر ناخودشناس ہونا ہلاکت آفریں ہلاکت ہے ۳۴

✳ اِنسان کو کوئی اِنسان خدائی ہدایت اور قانونِ فطرت کے بغیر قابو نہیں رکھ سکتا ۳۵

✳ اِنسان کو قابو رکھنے کا فطرتی قانون اور قیامِ امن کا راز ۳۷

✳ ہر نوعِ مخلوق کا اصولِ فطرت باوجود ملکی اختلاف کے ایک ہے! ۴۲

✳ تعددِ قانون غیر فطرتی چیز ہے! ۴۳

✳ قانونِ فطرت میں آزادی ہر چیز کا پیدائشی حق ہے ۴۵

✳ تو کیا یہ انسانی فطرتی تقاضا نہیں؟ ۵۰

✳ غیر فطرتی زِندگی سے نبوت کا فطرتی سلوک ۵۱

✳ قانونِ فطرت کی عالمگیر افادیت ۵۳

✳ نائبِ خدا ۵۸

✳ مسلمان حیثیتِ قرآنی کیوں کھو بیٹھا ۶۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

پیش لفظ

پیغام اقبال مرحوم کے مضمرات واستعارات اسرار ورموز خودی وخود آگاہی، آزادی اور غلامی، روٹی اور مُساوات، عشق اور یقین، عمل اور جہاد، فطرت اور دعوت اسلام کو اسلام کی روشنی میں کتاب وسنت کے حوالہ سے ایک عالمی منشور 'نائب خدا' کی شکل میں مرتب کر دیا گیا ہے۔

اِنسان خُدا کا نائب اور خلیفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً﴾(البقرۃ:۲/۳۰)

''کہ ضرور میں بناؤں گا زمین میں ایک نائب''

یعنی وہ میرا نائب ہوگا کہ اپنے احکام شرعیہ کے اجراء ونفاذ کی خدمت اس کے سُپرد کردوں گا۔ (ترجمہ وحاشیہ حکیم الامّت حضرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ)

مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں مفسّر قرآن حضرت مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

فِرا سنّوں سَن لشکر رب آکھیا میں اک نائب کردا
او نائب رَب دا حضرت آدم تابعدار امَر دا
تاحکم اللہ دا ادا کرے ہور لوکاں وچہ وی جاری
تے رب دی طرف بلاوے راہ دکھاوے خلقت ساری
نہ ربّ نوں کُجھ نائب دی حاجت بندیاں حاجت آہی
انہاں باجھ وَسیلے جنسوں لینا مشکل فیض آلٰہی

تفسیر محمدی حاشیہ نمبرا: آکھیا ابن کثیر نے مُراد خلیفے تھیں نِرے آدم علیہ السلام نئیں ہیں۔ جیکر نِرے آدم علیہ السلام ہوندے تاں فرشتے ایہہ نہ کہندے

''توں مفساداں خون کرن والیاں نوں کیوں پَیدا کردا ہیں۔''

بلکہ خلیفہ تھیں جنسِ انسان مُراد ہے۔

اِسی آیت کے تحت تفہیم القرآن میں مُفکّرِ قرآن حضرت مولانا مودُودی صاحب رحمہ اللہ امیر جماعت اسلامی پاکستان فرماتے ہیں:

حاشیہ نمبر ۲۶: اُوپر کے رکُوع میں بندگیٔ رب کی دعوت اس بناء پر دی گئی تھی کہ وہ تمہارا خالق ہے پروردگار ہے اسی کے قبضہ قدرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمہاری زندگی ومَوت ہے اور جس کائنات میں تم رہتے ہو اس کا مالِک ومدبّر وہی ہے۔ لہٰذا اس کی بندگی کے سوا تمہارے لیے کوئی اور طریقہ صحیح نہیں ہوسکتا اب اس رکوع میں وہی دعوت اِس بنیاد پر دی جارہی ہے کہ اس دنیا میں تم کو خدا نے اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے تمہارا فرض صرف اتنا ہی نہیں ہے کہ اس کی بندگی کرو بلکہ یہ بھی ہے کہ اس کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق کام کرو اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اپنے ازلی دشمن شیطان کے اشاروں پر چلے تو بدترین بغاوت کے مُجرم ہوگے اور بدترین انجام دیکھو گے۔

اس سلسلے میں انسان کی حقیقت اور کائنات میں اس کی حیثیت ٹھیک ٹھیک بیان کردی گئی ہے اور نوعِ اِنسانی کی تاریخ کا وہ باب پیش کیا گیا ہے جس کے معلوم ہونے کا کوئی دوسرا ذریعہ انسان کو میسّر نہیں ہے اس باب سے جو اہم نتائج حاصل ہوتے ہیں وہ ان نتائج سے بہت زیادہ قیمتی ہیں جو زمین کی تہوں سے متفرق ہڈیاں نکال کر اور انھیں قیاس وتخمین سے ربط دے کر آدمی اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

از خطبہ جمعہ حضرت العلام حافظ محمد صاحب رحمہ اللہ امیر جماعت اہلحدیث مرکزی مغربی پاکستان ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۲ جولائی ۱۹۶۸ء۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوانِ خطبہ: رُوحِ اِنسانی

﴿ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴾

''بے شک ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا کیا ہے۔''

اب یہ اور بات ہے کہ انسان مقصدِ زندگی کو بھول کر اپنا مقام کھو کر ''اسفل السافلین'' سے ہو جائے ورنہ خداوند قدوس نے خلافت کے لیے انسان کو موزوں اور مناسب جانا اور یہ ذمہ داری اسی کو سونپ دی..... گویا انسان کو اس قابل جانا اور اشرف المخلوقات بنا کر ''خلیفۃ اللہ'' کے لقب سے نوازا۔''

"الخلافت النیابت عن الغیر امّا لغیبت المنوب عنه وامّا لموتهٖ وامّا لعجزهٖ وامّا لتشریفِ المستخلفِ وعَلیٰ هذا لوجهِ الاخیرا استخلف الله اولیاءهٗ فی الارض قال تعالیٰ هوالذی جعلکم خلائف فی الارض

''از المفردات فی غریب القرآن تالیف لامام الراغب رحمہ اللہ''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناخودشناسی

ہر بادشاہ اپنے مرکز کے تحت صوبوں اور علاقوں کی اس وقت تک مدد کرتا ہے جب تک وہ مرکز سے منسلک رہیں اور اس کے قانون کے فرمانبردار رہیں اگر بغاوت کر کے دشمن سے جا ملیں یا اپنی خواہش سے قانون بنا کر ملک میں جاری کریں اور نیابت سے اِنکار کر کے خودمختار بادشاہ بن بیٹھیں تو وہ بجائے امداد کے بغاوت کی سزا پاتے ہیں ٹھیک اسی طرح آسمانی بادشاہت کا قانون ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی زمین کا اِنتظام سپرد کر کے زمین میں اپنا نائب قرار دیا ہے یوں سمجھئے کہ یہ کرۂ ارض مضبوط آسمانی مرکز (نظامِ شمسی) کا چاند اور زُحل، زہرہ اور مریخ کی طرح ایک چھوٹا سا صوبہ ہے جب تک انسان خدا کا نائب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر آسمانی قانون کے ماتحت زمین کا انتظام کرتا ہے اور قانونِ فطرت یعنی قرآن کا پابند رہتا ہے خدا تعالیٰ اپنے نائب کے طور پر اس کی ہر قسم کی مدد کرتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ غیر مہذب (نیم وحشی) بدّو قوم عرب جب تک آسمانی بادشاہت کی وفادار رہی اللہ تعالیٰ کے قانون پر چلتی رہی اور اس نے اپنی خواہش کے قانون جاری نہ کیے اللہ تعالیٰ نے اپنی آسمانی مدد سے مہذّب دنیا پر ان کا بول بالا کر دیا فی زمانہ جب مہذّب ترقی یافتہ مشرقِ وسطیٰ کے عربوں نے خدا کا نائب ہونے سے اِنکار کر دیا اور خدا کے دشمنوں کے قانون ملک میں جاری کر دیے اور آسمان سے مدد مانگنے کی بجائے روس اور امریکہ کو اپنا مرکز بنالیا اور مصیبت کے وقت خدا کے گھر جانے کی بجائے ماسکو اور نیویارک پہنچے تو باوجود عظیم افرادی قوت کے خدائی مدد سے محروم ہو کر فاتح کی بجائے مفتوح ہو گئے اور بیت المقدس جیسے مقدس مقامات سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ فَاعْتَبِرُوا يَاأُولِي الْأَبْصَارِ

یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صُبحگاہی!
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی!

تیری زندگی اِسی سے تیری آبرُو اِسی سے
جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو رُوسیاہی

آنکھوں والو! عرب ممالک سے عبرت حاصل کرو زمین میں اپنا صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام پہچانو! کان کھول کر خدا کا فیصلہ سُنو!

﴿هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ فِی الْاَرْضِ فَمَنْ كَفَرَ فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ﴾ (الفاطر: ۳۹/۳۵)

اللہ تعالیٰ وہ غالب بادشاہ ہے جس نے تمہیں اپنی زمین میں انتظام کے لیے اعزازی طور پر اپنا نائب بنایا جو ناخودشناس اس کا نائب بننے سے انکار کر کے اپنے قانون بنائے گا وہ بغاوت کی سزا پائے گا جس طرح عرب ممالک خدا تعالیٰ سے اپنی بغاوت کی سزا پا رہے ہیں۔

ناخودشناسی نے اِنسان کو بندر اور زندگی کو بجھارت (پہیلی) بنا دیا

جس ناخودشناس کی ذات خود اس کے لیے بُجھارت ہے کہ وہ کیا ہے؟ وہ خود اپنے آپ سے آگاہ نہیں وہ زندگی کی پہیلی کو کیا سمجھ سکے گا۔

جس ناخودشناس فلسفی نے اس پیچیدہ گتھی کو سلجھانا چاہا وہ فلسفہ کے زور سے اس کے سوا کچھ نہ پا سکا کہ یہ ساری کائنات مادہ کا کرشمہ ہے مادہ نے خود بخود سورج اور چاند، پہاڑ اور سمندر، فضا اور ہوا، زمین اور آسمان، دانہ اور بندر کا الگ الگ رُوپ دھار رکھا ہے اس مادہ اور کائنات کا کوئی خالق نہیں یہ حقیقت شیطان نے اُس سے اُوجھل کر دی کہ یہ کائنات ایک سوچی سمجھی منظّم کل ہے سورج ہوا کو گرم کرتا ہے ہوا سمندر سے پانی مانگتی ہے پہاڑ اس پانی کو روکتا ہے۔ یہ صفاتِ الٰہی خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آلۂ کار اس بات کے منتظر کھڑے ہیں کہ کب بندر زمین کی آغوش میں دانہ ڈالے اور یہ سب مل کر ایک ایک دانہ کو پانی پہنچا کر اس کی نشوونما کریں اس اندھے فلسفی کو نظر نہ آیا کہ یہ اندھا مادہ باہمی تعاون پر کیسے آمادہ ہو گیا کہ وہ سب بندر کے غلام بن کر دانہ پیدا کریں اور اس کی روزی کا انتظام کریں اس کو سمجھ نہ آئی کہ ان کے خالق نے ان کو پیدا کیا اور پھر ہر ایک کو شعوری ہدایت سے سرفراز فرمایا ورنہ اس بے جان مادہ میں شعور کہاں تھا کہ مادہ کا ایک حقیر حصّہ مچھر کی شکل اختیار کرے اور بندر کو کاٹنے کی خو بو رکھے اور دوسرا اس کی ہمدردی کے لیے سنکونا بن کر اُگ آئے اور اس مچھر کے زہر کا وہ کونین تریاق بن جائے اور جب اسے جنسیِ خواہش تنگ کرے تو بے سمجھ مادہ فوراً بندر یا بن کر نمودار ہو جائے۔

میں نے تو کیا پردۂ اسرار کو بھی چاک
دیرینہ ہے تیرا مرضِ کور نگاہی
پوچھ اس سے کہ مقبول ہے فطرت کی گواہی
تو صاحبِ منزل ہے کہ بھٹکا ہوا راہی

اگر آپ اس کائناتی الجھی ہوئی گتھی کے ایک ایک دھاگے کو پکڑ کر اُس کی گرہ کھولنے کی کوشش کریں گے تو اِس کھینچ تان سے اس کی الجھنیں اور زیادہ بڑھیں گی بس اس کے حل کی ایک ہی صورت ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اس اُلجھی ہوئی ڈور کا ابتدائی سِرا پکڑیں تو اس کی ایک ایک پیچیدہ گرہ خود بخود کھلتی چلی آئے گی اور اس بھارتِ زندگی کے ہر عُقدہ کو آپ کھولتے چلے جائیں گے۔ اس الجھی ہوئی ڈور کا ابتدائی سِرا تُو ہے۔ تُو اپنے آپ سے آگاہ ہو کہ تو کیا ہے؟ تو نائبِ خدا ہے یا بندر؟ تیری خود آگاہی سے ساری کائنات کا راز کُھل جائے گا ؎

خُودی کے زور سے دُنیا پہ چھاجا
مقام رنگِ و بو کا راز پاجا
خودی شیرِ مولا جہاں اس کا صَید
زمین اس کا صید آسمان اس کا صَید

ناخود شناسی نے انسان کو نباتات کا جانشین اور جمادات کا ہم مذہب بنا دیا

جس طرح ناخود شناسی نے فلسفی کو لامذہب بندر بنایا ٹھیک اسی طرح ناخود شناس مذہبی انسان کو شیطان نے تن آسانی کا سبق دے کر نباتات و جمادات کا ہم مذہب بنا دیا۔ خلافت کے بلند مقام سے اُتار کر تسبیح و مناجات کے لیے خاک کے آغوش میں بے دست و پا بٹھا دیا۔

رائی زورِ خودی سے پَربت
پربت ضُعفِ خُودی سے رائی

چہ جائیکہ وہ خدا کی زمین میں خدا کا نائب اور جانشین بن کر اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فطرتی قانون نافذ کر کے اس کی حکومت قائم کرتا اور زمین کو نیکی اور امن کا گہوارہ بناتا اور خود آگاہ ہو کر ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے ذریعہ اس کے حکم

﴿قُمْ فَاَنْذِرْہ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾

کے ماتحت اس کی بڑائی اور کبریائی کا جھنڈا آفاق میں بلند کرتا۔ افسوس وہ صرف فرقہ بندی اور فروعی اختلافات، تسبیح و مناجات اور اقامت صلوٰۃ کو اقامت دین سمجھ کر فرائض جانشینی سے دست بردار ہو کر بیٹھ گیا اور نباتات و جمادات کا مذہب اختیار کر کے زمین کا اِنتظام خدا کے دشمنوں اور باغیوں کے سُپرد کر کے خود انتظامِ ارضی سے ہمیشہ کے لیے کنارہ کش ہو گیا۔

یا وسعت افلاک میں تکبیر مُسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات
وہ مذہب مردان خود آگاہ و خدا مَست
یہ مذہب ملّا و نباتات و جمادات
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملّا کی اذان اور مجاہد کی اذان اور
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں
شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہان اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناخود شناسی نے معاشی ناہمواری پیدا کر کے روٹی کا مسئلہ لاینحل بنا دیا

ناخود شناس یہ سمجھا کہ امریکہ سرمایہ داروں کا ملک اور روس مزدوروں اور کسانوں کا ملک ہے۔ اس لیے امریکی باشندے سرمایہ دارانہ نظام اور جانسن پر خوش اور رُوسی اشتراکی قانون اور لینن پر راضی ہو گئے۔ ان سب نے انسانی غلامی میں جنم لیا، انھوں نے انسان کو انسان کا روزی رساں سمجھا ان کو یہ سمجھ نہ آئی کہ امریکہ اور روس، جانسن اور لینن سارے سیاسی شعبدہ باز ہیں اور سارے اِنسان، خشکی اور تری کے لاکھوں جہان اللہ ربّ العالمین کے صِفاتی شاہکار ہیں۔ انسان کے سوا کسی کمزور سے کمزور گیدڑ اور خرگوش، کسی بڑے سے بڑے شہ زور ہاتھی اور شیر میں معاشی ناہمواری اور روٹی کا مسئلہ کبھی پیش نہیں آیا انھیں کبھی بھوک کے عالمگیر خطرہ نے خاندانی منصوبہ بندی کرنے پر مجبور نہیں کیا اس لیے کہ اِنسان کے سِوا باقی ساری مخلوق کسی غیر الہامی خودغرض سامراجی اور اشتراکی قانون کی پابند نہیں وہ قانونِ فطرت پر قائم ہے وہ کسی ظالم بشر جانسن کے ضابطۂ حیات کے پابند یا کسی فریب کار شعبدہ باز لینن اور سٹالن کے آہنی حِصار میں محصور نہیں ہیں وہ آزاد فطرتی قانون پر چل کر اپنے خدا کی ربوبیت پر راضی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ مومن ورنہ سازو باصفات
مصطفیٰ راضی نہ شُد اِلّا بذات

ناخود شناس انسان نے اپنے پروردگار کے فِطرتی قانون (قرآن) کو چھوڑ کر اللہ کے باغی لینن اور جانسن کو خدا بنا کر ان کے غیرالہامی قانون پر چل کر معاشی ناہمواری اور بھوک کا عالمگیر خطرہ مول لے لیا ہے۔

قانونِ فطرت میں روٹی کا حل سُنو اور اپنے پالنے والے ربّ پر راضی ہو جاؤ۔

''اگر انسان الہامی فطرتی قانون منزل من اللہ کو قائم کرتے تو یقیناً فراخ روٹی کھاتے۔'' (المائدہ:۵/۶۴)

''ناخود شناسی'' خدا کی زمین میں گمراہ قوموں کی وہ شیطانی معراج ہے جس کی ترقّی کے زینہ کی ہر سیڑھی کی منزل پر پہنچتے ہی انسان اپنے نیچے والوں کو بندہ اور غلام اور اوپر والوں کو خدا سمجھتا ہے پھر یہ اوپر نیچے والے اپنے آسمانی خدا کے باغی جو نائب خدا بننے کی بجائے خود خدا بن بیٹھے ہیں اپنے اپنے بندوں پر قابو پانے کے لیے اپنے علیحدہ علیحدہ مرکز قائم کر کے آسمانی وحدت مرکز کو زمین میں ختم کر دیتے ہیں۔ اندریں حالات مرکزوں کا اختلاف خود انسانیّت میں مخالفت کا بیج بو دیتا ہے جس سے انسان خود بنی نوعِ انسان کا مستقل شِکاری بن جاتا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آسمانی وحدتِ مرکز میں انسان دوسرے انسان کا موافق بن کر توافقِ للبقا کے فِطری قانون لَا اِلٰہ اِلا اللہ پر چل کر ایک دوسرے کا مددگار ہوتا ہے جیسے زمین، سُورج چاند میں باہمی کشش کی صورت میں توافقِ للبقا ہے وہ ایک دوسرے کے لئے قیام کا باعث ہیں۔ اس کے برعکس مرکزوں کے اختلاف کا آخری نتیجہ تنازع للبقا ہوتا ہے ہر ملک صرف اپنے آپ کو باقی رکھنے کا خواہش مند ہوتا ہے خواہ اسے اپنے آپ کو باقی رکھنے کے لیے ظالم امریکہ کی طرح ہیروشیما اور اور ناگاساکی کو ایٹم کے منہ میں کیوں نہ جھونکنا پڑے۔

ناخود شناس ملکوں کا تنازع للبقا وہ ملعون نظریہ ہے جس نے اقوامِ متحدہ اور سلامتی کونسل کو بے بس بنا دیا ہے جس نے وحدتِ عالم کو پارہ پارہ کر دیا ہے جس نے امن عالم کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دی ہیں اسی نے بڑے بڑے اشتراکی اور سامراجی باطل خداؤں کو جنم دے کر دُنیا میں مستقل دھڑے بندی پیدا کر دی ہے جس سے عالمگیر جنگ کا ایک مستقل خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

مَتاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزُو مندی
مقام بندگی دے کر نہ لوں شانِ خُداوندی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودشناسی

حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔

"اَلْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِیْ"

''خودشناسی میرا راس المال ہے۔'' (کتاب الشفاء از قاضی عیاض)

معرفت لغت میں شناخت کرنے کو کہتے ہیں۔ راس المال وہ سرمایۂ حیات ہے جس کے بغیر کائنات کی منڈی میں نفع بخش تجارت کی ابتدا ناممکن ہے اس حدیث میں خودشناسی کو سرمایۂ حیات فرما کر حضورؐ نے انسانیّت کی اس غیر متزلزل بنیاد پر انگلی رکھ دی ہے جس پر انسانیّت کی فلک بوس عمارت کھڑی ہوتی ہے خودشناسی انسانیّت کا وہ بلندترین مقام اور معراجِ کمال ہے جہاں جبریل کے بھی پَر جلتے ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی بلندی پر کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ بھی نہیں پہنچ سکتا۔

سبق ملا ہے یہ معراجِ مُصطفٰے سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردُوں

اس آسمانی معراج کے زینہ کی ہر سیڑھی عبور کرنے کے بعد انتہائی بلندی حتّٰی کہ سِدرۃ المنتہٰی پر پہنچ کر بھی انسان اپنے آپ کو خدا کا نائب اور بندہ اور اپنے نیچے والوں کو اپنا نہیں بلکہ اپنے حقیقی خدا کا بندہ اور نائب بنانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا دیتا ہے۔ نائبِ خدا کے مقام پر آتے ہی خدا کے یہ سب بندے اپنا مرکز آسمان اور اپنا قانون قرآن قرار دیتے ہیں۔ یہ خود شناسی وہ فطرتی طریقِ انقلاب تھا جس راہ پر آتے ہی خود اِنسان میں ایک ذہنی انقلاب آ گیا کمزور، مفتوح، بے بس، غلام اِنسان خود آگاہ ہوتے ہی اپنی اپنی کائناتی حیثیت پہچان کر خدا کے نائب بن گئے نائب خدا ہوتے ہی ان میں وہ مطلوبہ خود آگہی جس نے ان میں یقین محکم پیدا کر دیا اور وہ عملِ پیہم سے فاتح عالم بن گئے۔

یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

وہ خدا کی رضا ڈھونڈنے لگے اور تقدیر ان کی رضا پوچھنے لگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

زمین اور آسمان کی ساری قوتیں جہاد فی سبیل اللہ سمجھ کو معرضِ انقلاب میں نائب خدا کے ساتھ صف بصف مسلح ہوگئیں فرشتے سامانِ انقلاب لے کر میدان میں آ گئے خود خدا نے اپنے نائب کی نصرت کا ذمہ لے لیا یہاں تک کہ جو کچھ میدانِ جنگ میں ہوا وہ خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا فرمایا:

﴿فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ..... الآية﴾

میدانِ جنگ میں جو دشمن قتل ہوئے میرے نائبو! وہ تم نے نہیں میں نے قتل کیے ہیں۔'' خود شناسی اور خود آگاہی کی بدولت انسان میں وہ جرأت پیدا ہوگئی جس سے انسان کسی انقلابی پارٹی کا ہمدرد نہیں بلکہ خود انقلابی ہوگیا۔ ایک یا دو، دس یا بیس متعدد اِنقلاب پسندوں کو جلاوطن کیا جاسکتا ہے جیل میں ٹھونسا جاسکتا ہے ایک علاقہ پر توپوں کے دھانے کھولے جاسکتے ہیں مگر پورے کے پورے ملک کی ذہنیت کو کوئی بڑی سے بڑی طاقت کچل نہیں سکتی فطرت پر آتے ہی خود شناس نیم وحشی بدو ﴿وَيَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا﴾ کا نظارہ پیش کرنے پر مجبور ہو گئے خدا کے نائب کو جنگِ احزاب میں ایک پتھر ٹوٹنے کی روشنی میں قیصر و کسریٰ کے محل نظر آنے لگے۔ بغیر وائرلیس کے نائبِ خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینکڑوں میل دور محاذِ جنگ پر یا سارِیَۃَ الْجَبَلِ کہہ کر فوجی افسروں کو پیغام رسانی کرنے لگا اور دریائے نیل کو خط لکھ کر تعمیلِ حکم پر مجبور کر دیا۔ ان کی تکبیریں خیبر شکن بن گئیں۔

یہ اسی کا تھا نتیجہ کہ عرب کے راہزن
چاک کرنے لگے جبریلِ امیں کے اسرار

فطرتی ہونے کے باعث یہ ایک ایسا بے ضرر خاموش انقلاب تھا جس مین انسان نے فطرت پر آتے ہی صرف اس قدر تکلیف محسوس کی جس قدر ایک انسانی جوڑا اپنے اصلی مقام سے نکلا ہوا اپنی فطرتی جگہ پر واپس آتے وقت اعصابی تناؤ کے باعث کچھ غیر فطرتی ہنگامی درد محسوس کرتا ہے۔ اس رجعت کے بعد انہیں اس مانوس فطرتی مقام شناسی کے باعث کسی ایسی کہتری اور کمتری کا قطعاً کوئی احساس نہ ہوا جس کی وجہ سے وہ اپنے لیے اس پاکیزہ فضا میں کوئی ایسا خلا محسوس کریں جسے وہ پُر نہ کر سکیں گے۔

یہ اسی کا تھا کرشمہ کہ عرب کے بچے
کھیلنے جاتے تھے ایوان گہِ کسریٰ میں شکار

ناخود شناسی کے باعث فی زمانہ مسلمان نے فطرتی انقلاب (نظامِ قرآنی) کے لیے خلافت راشدہ کے بعد آج تک کوئی مناسب اور موزوں وقت نہیں سمجھا پہلے اس کا خیال تھا کہ حکومتِ الٰہیہ کے قیام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے پاکستان حاصل کیا جائے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اَلْاَرضُ لِلّٰہِ کے ماتحت ساری زمین اللہ کی ہے۔

اب اسلامی ریاست کے قیام کے ۶۷ سال بعد تک بھی ناخود شناسی مشاورتی کونسل اور ادارۂ تحقیقات اسلامی کے مصلحت آمیز نظریے لے کر مزید مہلت طلب ہے ؎

تو ہُما کا ہے شِکاری ابھی ابتدا ہے تیری
نہیں مصلحت سے خالی یہ جہانِ مُرغ و ماہی
یہ معاملے ہیں نازک جو تری رضا ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی

فِطرتی اِنقلاب کے یہ مصلحت آمیز پر پیچ طریقے خدا کے نائب کے دشمن شیطان کے محض التوائی دھوکے ہیں آپ نہیں دیکھتے تو نہ دیکھیں مگر دیکھنے والوں کو صاف نظر آرہا ہے کہ اس وقت امن کی بھوکی دنیا ۱۴۵۰ سال کے بعد پھر فطرتی نظام کے لیے چشم براہ ہے موجودہ سارے نظام پارہ پارہ ہو رہے ہیں الیکشن سرمایہ داری کا ایک ڈھونگ ثابت ہوگیا ہے وزارتوں اور صدارتوں میں انقلاب پر انقلاب آرہا ہے۔ مارکسی معاشیات اور سرمایہ دارانہ معاشیات کی ناہمواری سے ہر غیر فطرتی نظام کا اعتماد اٹھ گیا ہے پھر ان خدا کے باغی فرعون مزاجوں کو پانی غرق ہونے کی دعوت دے رہا ہے جنگِ احزاب کی طرح پھر ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضا میں ان شیطانی ہوائی جہازوں، اُڑن طشتریوں، راکٹوں، بمباروں اور آگ لگانے والوں کو آگ لگانے، توڑ پھوڑ کرنے اور بھگانے کے لیے تیار کھڑی ہے پھر ان زر پرست انسان دُشمن قارونوں کو خدا کی زمین خزانوں سمیت نگلنے کے لیے زلزلوں کی دھمکیاں دے رہی ہے۔ غربت سرمایہ داری سے جان بچا کر اِسلام کی پناہ میں آنے والی ہے بے رس غیر فطرتی غیر الہامی ایک ایک نظام، اشتراکی اور سامراجی کا خشک اور تلخ مزا دنیا چکھ چکی ہے بے انصاف، زر پرست، اقربا نواز غیر الہامی نظام کے استبداد اور ظلم سے دُنیا میں ایک بے پناہ اور عالمگیر اقتصادی بے چینی اور بے اطمینانی کا سیلاب اُمڈ آیا ہے دُنیا میں اگرچہ سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف جنگ شروع ہوگئی ہے مگر ابھی دنیا فِطرتی انقلاب (قرآن) کی بھوکی ہے انسان کا بچہ بچہ قانونِ فطرت پر آنے کے لیے طبعاً بے قرار ہے۔

بھنور آنے کو ہے اہلِ کشتی ناخُدا چن لیں
چٹانوں سے جو ٹکّر لے وہ ساحل آشنا چن لیں
زمانہ کہہ رہا ہے میں نئی کروٹ بدلتا ہُوں
انوکھی منزلیں ہیں نرالے رہنما چن لیں!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود آگاہی اور خود شناسی کائنات میں حیثیت انسانی کے قیام کا باعث ہے

کائنات میں معرفت کا آغاز خود نفسِ انسانی سے ہوتا ہے کہ انسان کیا ہے؟ گرد و پیش میں اس کی حیثیت کیا ہے؟ کیا وہ اس قابل ہے کہ اللہ سے بے نیاز ہو کر امن کی زندگی پا سکے؟ یا وہ فطرتاً اس قدر کمزور ہے کہ پیپل اور جنڈ، سورج اور چاند، آگ اور پانی، خانقاہ اور مزار، عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام، علی رضی اللہ عنہ اور ولیؒ یا کسی اشترا کی اور سامراجی کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے اور سر نیاز خم کرے یا حقیقت یہ ہے کہ ﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً﴾ کے آبائی کرشمہ نے خلافت اور حکومت کا وہ طلسمی تاج اس کے خوددار سر پر رکھ دیا ہے جس نے انسان کو مقصودِ کائنات اور نائبِ خدا بنا دیا ہے اور

﴿سَخَّرَ لَکُمْ مَا فِی الْاَرْضِ﴾

کی شانِ تسخیر اس کے دماغ میں ہے اور علم الاشیاء نے اس کو ملائکہ کا مسجود بنا دیا ہے اگنی اور جل سب دیوتا اس کے ادنیٰ غلام ہیں جنڈ اور پیپل اس کے چولھا کا ایندھن، سورج اور چاند اس کے گھر کے چراغ ہیں عیسیٰ علیہ السلام اور عزیر علیہ السلام خدا کے نبی، علی رضی اللہ عنہ اور ولی خدا کے معزز مخلوق اور اس کے برگزیدہ دوست ہیں اشترا کی اور سامراجی اس کے حقیقی بادشاہ خدا کے نافرمان دشمن اور باغی ہیں۔ ساری کائنات اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ہے اور وہ صرف اللہ کے لیے ہے۔

ناخود شناسی کا ایک تاریک رخ

ناخود شناسی انسان کی وہ بنیادی غلطی ہے جس کے نتیجہ میں انسان اپنی حیثیت بھول کر کائنات کی ذلیل سے ذلیل چیز کی غلامی اختیار کر کے اس کی سزا پاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین میں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے ایک نائبِ خدا کا اپنی حاکمانہ حیثیت کھو کر کسی خوف یا طمع کی بنا پر اپنے سے ذلیل و ادنیٰ یا اپنی ہم جنس مخلوق کے سامنے خدا کے سوا جھکنا یا عبادت کرنا، مانگنا، مشکل کشا سمجھنا، دُعا کرنا، پکارنا اِنسانیت کی وہ انتہاہ پستی اور اِنتہائی رُسوائی ہے جسے قرآنی اصطلاح میں شرک کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

موجودہ تحقیقاتی دَور میں اِنسان کو جس قدر سِل اور دِق سے ڈرایا جا رہا ہے کہ ان کے مریضوں کی تھوک تک سے بچنا حفظانِ صحت کے لیے از بس ضروری ہے ٹھیک اس سے کہیں زیادہ لقمانؑ جیسے استاذُ الاطبّاء نے اپنے لختِ جگر کو سِل اور دِق سے نہیں شرکیہ جراثیم سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے چنانچہ فرمایا! بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کیجیو۔ شرک اِنسانیت پر ظلمِ عظیم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک سے انسان میں ایجاد سے محرومی، استعدادِ غلامی اور تفریقِ انسانی پیدا ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کے بعد زمین و آسمان میں بلند ترین مقام انسانیت کو حاصل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق صرف انسانی خدمت کے لیے مصروفِ عمل ہے خدا تعالیٰ نے علم الاشیاء (سائنس) کی قابلیت اور استعداد انسانی دماغ میں فطرتاً رکھ کر اسے زمین میں اپنا نائب مقرر کر دیا ہے اور اسے حق دے دیا ہے کہ خدا کی زمین میں اس کا فرستادہ درست قانون امنِ عالم کے لیے جاری کر کے حاکمانہ حیثیت سے دنیا کا انتظام کرے اور باقی ساری مخلوق بطور ایک فرمانبردار رعایا کے انسانی اطاعت بجالائے اور یہ صرف اللہ کا مطیع ہو کر رہے۔ انسان خدا کے بخشے ہوئے علم الخلافۃ (علم الاشیاء) کی روشنی میں مطالعہ قدرت کے ذریعے ہر چیز کو باہم مناسب ترکیب دے کر ایجادات سے ثابت کر دے کہ اِس کارخانۂ قُدرت میں کوئی چیز عبث ﴿ربنا ما خلقت هذا باطلا﴾ اور بیکار نہیں پیدا کی گئی۔ اس کے برعکس بدنصیب انسان نے اپنی حیثیت کو بھول کر ان اشیاء سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ان کو نافع اور ضار سمجھ کر پوجنا شروع کر دیا۔ آگ اور پانی پر قاہرانہ قابو پا کر بھاپ جیسی طاقت ایجاد کرنے کی بجائے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے کہ تو جل دیوتا ہے تو اگنی دیوتا ہے اس طرح کئی ہزار کمزور طاقتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیوتا سمجھنے کی ذلیل ذہنیت نے ایک طرف نوع انسان کو اس قابل نہ چھوڑا کہ ان کو اپنے حیطۂ قدرت میں لا کر قاہرانہ تسلّط سے ان کے تحلیل و تجزی کا حوصلہ کرے اور ان فرضی دیوتاؤں کی اصل حقیقت کو بے نقاب کر کے ایجاد و اختراع کے ذریعے کائنات پر اللہ کی حکومت اور اپنی طاقت و نیابت کا علم بلند کرے۔ دوسری طرف غیر متعدد خداؤں کی غلامی اور مظاہر و مناظر قدرت کی ہر طاقت کو دیوتا سمجھ کر جھکتے چلے جانا، نے انسانی ذہن میں ایسی غلامی کا بیج بو دیا جس نے بعد میں عقل و دانش کے لیے اسے انسانی غلامی کے سایہ تلے آنے کے لیے سند جواز کا کام دیا۔ اس طرح شرک سے انسان میں ایجاد سے محرومی اور انسانی غلامی کی غیر معمولی استعداد پیدا ہو گئی۔ آج سے پہلے تو شاید خدا پرست قومیں بھی اس حکمت کو نہ سمجھی ہوں کہ خدا تعالیٰ انسان کو شرک سے بار بار کیوں ڈراتا ہے۔

۱ ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہ بنا تو ذلیل و خوار ہو جائے گا۔'' (بنی اسرائیل آیت ۲۲)

۲ ''اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکار تجھے عذاب ہوگا۔'' (سورۃ الشعراء آیت ۲۱۳)

۳ ''جس نے اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک بنایا گویا وہ بلند مقام (درجۂ نیابت خدا) سے گرا۔ راستہ میں یا تو کسی پرندے (ظالم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان طاغوت) نے اُچک لیا (غلام بنا لیا) یا ہوا نے بلند مقام (درجہ نیابت) سے کسی مکان سحیق (غلامی) میں گرا دیا۔'' (سورۃ الحج آیت ۳۱)

۴ ''مشرکین کے دِل کا (ہر طاقت سے) مرعُوب رہنا شرک کی بیماری کا لازمی اثر ہماری طرف سے (نتیجتاً قانوناً) مرتّب ہوتا رہے گا۔'' (آلِ عمران آیت ۱۵۱)

کیا نعوذ باللہ شرک سے نفرت دلانے کا خدائی مقصد غیروں سے ہٹا کر اپنی پوجا کرانے کی کوئی خفیہ تدبیر تو نہیں ہے؟ مگر آج ثابت ہو گیا ہے کہ اللہ کا یہ فرمان درست ہے کہ اگر تم کُفر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پَروا نہیں تمہارے فائدہ کے لیے اللہ اسے ناپسند کرتا ہے (سورۃ زمر آیت) ٹھیک اسی طرح شرک کو اللہ بندوں کے فائدہ کے لیے ناپسند کرتا ہے آخرت کا معاملہ تو خُدا جانے اسی دنیا میں ناخود شناس آدمی مظاہر قدرت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اُن کی پوجا کر کے ان کا خوف اور رعب اپنے دل میں بٹھا کر ایجاد جیسی طاقت اور نعمت سے محروم ہو گیا اور بے دست و پا ہو کر ظالم انسان کی غلامی کے عذابِ مہین میں مبتلا ہو گیا خدا سے مانگنے کی بجائے ماسکو اور نیویارک قبروں اور مردوں کے پاس پہنچا۔ بنی آدم کو جب کبھی عذابِ الٰہی کے احساس سے حصولِ آزادی کے لیے صراطِ مستقیم (شاہراہِ آزادی) پر جمع کرنا چاہا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان متفرق خداؤں کی بدولت انسان نے مختلف السمت راہوں سے ہٹ کر حصول آزادی کے لیے متحدہ پلیٹ فارم انسانی پر جمع ہونے سے صاف انکار کر دیا۔ تفریقِ انسانی، ایجاد سے محرومی، استعداد غلامی کی شکل میں ناخود شناسی کا خمیازہ انسان کو ہر زمانہ میں بھگتنا پڑا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے سوا ہر گناہ کو اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا اور مُشرک کو دوزخ کی سزا دے گا۔

خود آگاہی سرمایۂ حیات ہے

جب انسان اپنی کائناتی حیثیت سے آگاہ ہو گیا اور اس نے سمجھ لیا کہ خلافت اور نیابتِ الٰہیہ کا بارِ امانت جس سے کائنات کے ہر فرد نے اپنی کہتری کے باعث اٹھانے سے اِنکار کر دیا تھا وہ میرے کندھوں پر ہے میں خلیفہ الارض ہوں میں مقصودِ کل ہوں میں نائبِ خدا ہوں۔ اس یقین محکم کے بعد مرتبہ خلافت پر آتے ہی خلافت کی ضرورتوں نے انسان کے لیے علم الاشیاء کا وہ دروازہ کھول دیا جو ﴿ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا ﴾ کے ذریعے خدا نے انسانی فطرت میں ودیعت کر رکھا تھا۔ علم الاشیاء (سائنس) سے اِنسان نے ثابت کر دیا ہے کہ تسخیرِ کائنات انسانی بس کی چیز ہے اس خود آگاہی کے باعث اس نے تمام دیوتاؤں پر قابو پالیا دھرتی ماتا کے سینہ پر قصرِ خلافت کی بنیاد رکھی گاؤ ماتا کے کندھوں پر ہل رکھ کر دھرتی ماتا کا جگر چیرا۔ جل دیوتا نے کھیت کھیت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا پانی بھرا۔ اگنی دیوتا سے ہاتھ جوڑ کر نہیں جل دیوتا کے ساتھ قید کر کے اپنی سواری کا کام لیا۔ ثابت کر دیا کہ کئی ہزار دیوتا پوجا کے لیے نہیں انسانی غلامی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں انسان کے سامنے جھکنا ہی ان کا فرض ہے ''یَفْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ'' ان کی بندگی ہے۔ خودشناسی وہ بنیادی عقیدہ اور مقدّس خیال تھا جس نے سُورج، چاند، فضا، ہوا، بجلی، بادل، اگنی، جل، پیپل، جنڈ پتھر، مورتی، گئو، دھرتی، سانپ اور سب دیوتاؤں کو انسان کے قدموں پر گرا دیا۔ اس وقت سب دیوتاؤں نے مل کر انسان کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا وہی دیوتا بھیس بدل بدل کر انسان کی خدمت اور غلامی کرنے لگے۔ کسی نے ریل گاڑی کی شکل اختیار کر کے پوجا کرانے کی جگہ اصلی نائب خُدا کی خدمت شروع کر دی۔ کوئی ہوائی جہاز بن کر انسان کی خدمت کرنے لگا۔ جل دیوتا غریب نے بھی نہر کی شکل اختیار کر کے دیوانہ وار گاؤں گاؤں، کھیت کھیت انسان کی تلاش کر کے اس کا پانی بھرا۔ وہی گئو ماتا اب دودھ کی نہر بن گئی سورج اور ہوا جو اب تک دیوتا بنے ہوئے تھے انسان کے لیے سمندر سے پانی مانگنے لگے۔ اسی پتھر اور مُورتی نے پہاڑ کا رُوپ دھار کر جاتے ہوئے پانی کو انسان کے لیے روکا وہی سرکش بجلی حُسنِ لازوال کی روشنی لے کر نائب خُدا کی زیارت کے لیے گھر گھر پہنچی۔ میں ہی مقصودِ کائنات ہوں کائنات میرا مقصود نہیں۔ انسان نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کائنات میں اپنی حیثیت کو کیا پہچانا گویا ساری کائنات کے درجات پہچان گیا۔ انسان کے مرتبہ انسانی (نائب خُدا) سے آگاہ ہوتے ہی ساری مخلوق حسبِ مراتب اِدھر اُدھر سے کھِسک کھِسک کر اپنی فطرتی جگہ اختیار کر کے اپنے اپنے مقام پر آنی شروع ہوگئی۔

حسنِ عشق سِکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی!

خود آگاہی سے تمدّن کا سارا نقشہ بدل گیا کائناتی مشینری کا ہر پُرزہ اپنی جگہ پر آ گیا مشینیں گرگرانے لگیں چمنیاں دھواں چھوڑنے لگیں ہوا بے تار پیغام پہنچانے لگی لوہا اور لکڑی بے پَر اڑنے لگے۔ اب وہ دیوتا جن کی پُوجا ہوتی تھی ان کا پول کھل گیا کہ نائبِ خدا صرف اِنسان ہے اور یہ دیوتا سب اس کی خدمت کے لیے ہیں انسان کو معلوم ہوگیا کہ خود شناسی وہ بلند مقام ہے جہاں کائنات کا ذرّہ ذرّہ اِنسان کا خادم ہے حتیٰ کہ اِس وقت اِنسان مسجودِ ملائکہ ہے۔ اس وقت اس قابل ہے کہ اس خلیفۃ الارض کو شیطان سجدہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اِنسان کو عزّت و اقتدار کے بلند سے بلند مقام پر دیکھ سکتا ہے مگر نائبِ خدا کے اہم فطرتی مقام پر ایک آنکھ دیکھنا گوارا نہیں کرسکتا مگر واحسرتا! اس بلند مقام کی رہنمائی انسانی عقل آج تک نہیں کرسکی کیونکہ شیطان نے اسے ہمیشہ انسانی عقل سے اوجھل رکھا ہے انسان سے اس کو اسی وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عداوت ہے اسی لیے اسے ابی اور اِستکبار ہے۔ انسان کی ساری عزتیں (روپیہ اور سرمایہ زمین اور جاگیر، تخت اور تاج) اسے گوارا ہیں مگر انسان کا خود آگاہ ہو کر نائبِ خدا اور خلیفہ ہونا اسے ناگوار ہے۔

خودشناسی کے بعد ناخودشناسی

اِنسان جب خود آگاہ ہو جاتا ہے اور اپنے آپ کو خدا کا نائب سمجھتا ہے منصبِ خلافت پر فائز المرام ہو کر دیکھتا ہے کہ کائنات کا ذرّہ ذرّہ میرے لیے ہے ذرّہ سے خورشید تک اور تحت الثریٰ سے فلک تک کا سلسلۂ کائنات نہایت منظم باہمد گر ایک مربُوط کل ہے۔ میں اس کل کا ایک نہایت اہم مرکزی پُرزہ ہوں تو شیطان بھی سمجھ جاتا ہے کہ خودشناس انسان کی گمراہی کا طریقہ کچھ اور ہے اب اس کا بلند مرتبہ سے منزلِ انحطاط پر آنا مشکل ہے اب انسان نائب خدا کسی کم دَرجہ پر اکتفا نہیں کرے گا وہ خود آگاہی کے باعث کسی بڑی سے بڑی مخلوق کو اپنے سے بڑا سمجھ کر خُدا کے سوا نہیں پوجے گا اب اس کا تعلق خدا سے ہے خدا کے بعد وہ اپنا درجہ سمجھتا ہے تو شیطان فوراً پلٹ کر کہہ دیتا ہے کہ ہاں ہاں تو مقصودِ کل ہے۔ زمین و آسمان تیرے لیے ہے تو طائرِ لاہوتی ہے سورج اور چاند، زحل اور مریخ تیری زد میں ہیں تو کسی اور کو پوجنے کا محتاج نہیں بلکہ خود دنیا کا مسجود اور معبود اور داتا بننے کے قابل ہے زندگی بھر میں تجھے کسی بیرونی رہنمائی کا اِحتیاج نہیں زندگی کا کوئی ضابطہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانون بنے تو تو اس کا واضع ہے۔ اگر تیری عقل قانون ساز نہیں تو عطا کیوں کی گئی ہے الہام اور وحی، شریعت اور ہدایت سب وقیانوسی خیال ہیں۔ یہ ایسا شیطانی مغالطہ ہے جو نوع ناخود شناسی کا ایک نیا پُر فریب پیش خیمہ ہے جو انسان کو نائب خدا کی بجائے خدا بنا دیتا ہے انسان خدا سے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھ کر اپنی پُوجا کرنا اور کروانا شروع کر دیتا ہے اپنے نفسانی جذبات اور خواہشات کی بناء پر فقط دِل ہی کی راہنمائی سے اپنی زِندگی کا قانون بناتا ہے، خواہشات کو قانون کا نام دے کر جاری کرتا ہے دنیا میں وہی کرتا ہے جو اس کا دِل چاہتا ہے یہاں مظاہرِ قدرت کی نہیں، کسی عیسیٰ اور مریم کی نہیں، کسی آسمانی باپ اور پیغمبر کی نہیں، کسی علی اور ولی کی نہیں، کسی قبر اور روضے کی نہیں، کسی پتھر اور مورتی کی نہیں، کسی آگ اور پانی کی نہیں، دیدہ دانستہ خواہشِ دل کی پُوجا شروع ہو جاتی ہے اِنسان کا دِل چونکہ جسم میں بائیں جانب ہے اور شیطان بھی دل میں بائیں جانب رہتا ہے اس لیے ساری اِنسانی زندگی کا سارا نقشہ فوراً ادائیں سے بائیں جانب منتقل ہو جاتا ہے۔ کھاتا ہے تو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، پیتا ہے تو شیطان کی طرح بائیں ہاتھ سے پیتا ہے قدم اُٹھاتا ہے تو بائیں پاؤں سے مارچ کی اِبتدا کرتا ہے سوتا ہے تو بائیں کروٹ سوتا ہے۔ کوئی دستاویز دیکھو تو اس میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا ہی ثبت ہے۔ دنیا میں قرآن کی اس پیش گوئی کی حرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحرف تصدیق کا اِعلان کر رہا ہے کہ حساب کے دن اصحاب الشمال کو غالباً دل ہی کی مناسبت سے اعمالی دستاویز بائیں ہاتھ میں ملیں گے اور انسان کے یہ خاموش ہاتھ اور پاؤں دنیا میں اس کی خدا سے حاضر بغاوت اور خواہشِ دل کی ہوس رانی پر بول بول کر شہادت دیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت دنیا میں انسانی اَعضاء کے علاوہ زمین کا چپہ چپہ اتمامِ حجت کے لیے اصحاب الشمال کی نشاندہی کرتا ہے سڑکیں اور راستے شہادت دے رہے ہیں کہ یہاں خدا کی نہیں، دِل کی پوجا ہو رہی ہے ٹریفک کا محکمہ مامور ہے کہ ہر انسان کو سڑک کے بائیں جانب شیطانی راہ پر چلا کر اُس کے باطن کو ظاہر کے ماتحت کرے۔ ٹریفک کے ڈنڈے کے عِلاوہ موڑ موڑ پر بورڈ نصب ہیں جو دن رات انگلی اٹھ اٹھا کر اصحاب الشّمال کو استقامت علی الشمال اور اصحاب الیمین کو اصحاب الشمال کی غلط راہ پر آنے کے خاموش اشارے کر رہے ہیں۔ ہر عورت نیم عریاں ننگے منہ خواہش دل کا پتہ دے رہی ہے ہر چکلہ اور بازار، سینما اور شراب خانہ خدا سے بیزاری اور بغاوت کا اعلان کر رہا ہے بے حیائی کو ثقافت اور تہذیب کا نام دے کر فروغ دیا جا رہا ہے اور اخلاقی قدروں کو دقیانوسیّت کہہ کر ذبح کیا جا رہا ہے۔

خود آگاہ ہو کر ناخود شناس ہونا ہلاکت آفریں ہلاکت ہے

ناخود شناسی کا یہ وہ خطرناک باغیانہ نظام ہے جس کے ذریعے نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف انسان خود گمراہ ہوتا ہے بلکہ گمراہی کا علمبردار ہو کر دُنیا کے گوشہ گوشہ پر خود ساختہ گمراہ کن قانون بزور مسلّط کرتا ہے۔ ناخود شناس فرعونِ مصر کی طرح خدائی دعویٰ اعلانیہ تو نہ کرنا مگر خدائی ضابطۂ حیات ہٹا کر قانونِ زندگی خود بنانا اِنسانیّت کے لیے وہ باریک فرعونی خطرہ ہے جس نے گمراہی کے علاوہ اپنے باطل نظام سے امن عالم کو فساد سے بدل دیا ہے بایں ہمہ دعویٰ ہمیشہ اِصلاح کا کیا ہے۔ غالباً اپنے باطل خیال میں ظن اور تخمین کے باعث اس نوع کا انسان ہمیشہ یہی سمجھتا رہا ہے کہ انسان میں یہ استعداد ہے کہ خدا کی رہنمائی سے بے نیاز ہو کر وہ علم الاشیاء کے زور سے کائنات کا انتظام کر سکے گا کیونکہ ہر عالمگیر فساد کے بعد اصلاح کی عقلی تجاویز سوچنا اس امر کی دلیل ہے کہ انسان اپنے آپ کو اس عقل کا مالک سمجھتا ہے کہ وہ مخلوق الٰہی پر اپنی عقل سے ڈسپلن قائم کر سکے گا۔

اِنسان کو کوئی اِنسان خدائی ہدایت اور قانونِ فطرت کے بغیر قابو نہیں رکھ سکتا

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو زمین میں اپنا نائب بنایا ہے۔ اس لیے اس کے دماغ میں تسخیر کائنات کے لیے ہر فردِ کائنات کی استعداد رکھ دی ہے۔ وہ لومڑی اور ہرن کو نہیں، ہاتھی اور شیر تک کا جال عقلِ اِنسانی سے ان پر قابو پانے کے لیے بے شک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا سکتا ہے وہ برق اور ہوا کو قابو کر سکتا ہے لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا قیاس مع الفارق ہے کہ وہ اِس حیوانِ ناطق انسان کو جس میں بالقوہ ہاتھی کی ہمت، شیر کی طاقت بھیڑیئے کا حوصلہ، بندر کی چالاکی، لومڑی کا فریب، بکری کی بُزدلی، سانپ کا زہر اور اس کا تریاق کتّے کی خودغرضی، کوّے کی قوم پَروری، خاک کا سکون، پارے کی تڑپ، پہاڑ کی استقامت، پانی کی روانی، برق کی تیزی، رعد کی کڑک، آسمان کی بلندی زمین کی پستی، لوہے کی سختی، ربڑ کی لچک غرض ساری کائناتی استعدادیں بیک وقت موجود ہیں کیا اس پر قابو پانے کے لیے بھی عقلِ انسانی کوئی کاغذی قانونی جال یا حیوانی لگام ایجاد کر سکتی ہے؟ کیونکہ انسان وہ غولِ بیابانی اور اس قسم کا چھلاوہ ہے جسے اگر شیر سمجھ کر اس پر شیر کا جال ڈالا گیا تو وہ اس جال سے سانپ بن کر سرک جاتا ہے اور اگر اس کی خودغرضی دیکھ کر کتّا سمجھ کر خودغرضی کا لقمہ ڈال کر کوئی جال پھینکا گیا تو وہ لومڑی کا داؤ پیچ کھیل کر رفوچکّر ہو جاتا ہے اگر سلالۃ من طین سمجھ کر خاک میں ملایا گیا تو وہ پارہ بن کر تڑپ جاتا ہے اس کی سختی دیکھ کر لوہا سمجھا گیا تو وہ ربڑ کی طرح لچک جاتا ہے اگر اس کی اصلیت مدِّنظر رکھ کر گندے پانی کا ایک قطرہ سمجھا گیا تو کبھی قطرہ سے دریا بن کر تلاطم خیز ہو جاتا ہے اور کبھی وہی پانی کا قطرہ پھٹ کر آکسیجن اور ہائیڈروجن کی شکل میں اُڑ جاتا ہے غرض ہر جوڑ کا توڑ اس کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر اس پر قابو پانے کے لیے فوج سامنے سے آئی تو وہ چھتریوں کے ذریعے پیچھے آ اُترے گا اگر کوئی حفاظتی لائن بنائی گئی تو وہ لائن عبور کرے گا اگر سمندر میں جہاز گئے تو وہ برقی سرنگ چھوڑے گا اگر بمبار پہنچے تو وہ میزائل سے گرائے گا اور چھ سوفٹ گہری پناہ گاہ بنا کر کنکریٹ اور سیمنٹ سے پختہ کر کے اپنی حفاظت کرے گا اگر زہریلی گیس کا ارادہ کیا گیا تو وہ نقاب پہنے کھڑا ہوگا فی الجُملہ اگر اُوپر نیچے دائیں بائیں سے بیک وقت اُس پر قابو پایا گیا تو ایٹم بم کے ذریعہ نیرنگیٔ عالم کو مٹا دے گا اور ہزار قانونی حراستوں کی بندھنوں سے مداری کی طرح صاف نکل جائے گا اور جاتا ہوا واضح کر دے گا کہ غیر الہامی قانونوں سے انسان کا انسان کو قابو رکھ کر امنِ عالم قائم کرنا انسانی بس کا روگ نہیں۔

اِنسان کو قابو رکھنے کا فطرتی قانون اور قیام امن کا راز

نظامِ عالم پر غور کرنے سے اور قانون فطرت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کائنات کی ہر چھوٹی یا بڑی مخلوق نے جب سے وہ پیدا ہوئی ہے اپنی ایک کائناتی حیثیت مخصوص سمجھ کر اٹل خدائی فطرتی قانون کے ماتحت اپنا اپنا منصب سنبھال رکھا ہے چاند کو پتہ ہے کہ میری حیثیت نظامِ عالم میں کیا ہے میرے روزانہ پروگرامِ حیات سے خُدا کا کیا مطالبہ ہے سورج کو معلوم ہے کہ میری کائناتی حیثیت کے پیشِ نظر مجھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے چاند کیا چاہتا ہے زمین اور سمندر کا میرے ساتھ رابطۂ حیات کیا ہے سمندر کو خبر ہے کہ ہزاروں میل دُور پہاڑ کا میرے ساتھ کیا تعلق ہے زمین اور اس کی مخلوق سورج کی حرارت کے ذریعے مجھ سے کیا مانگ رہی ہے ہر ایک اپنی اپنی حیثیت کائناتی سے خود شناس ہو کر اپنے اپنے فطرتی قانون کے ساتھ مقتضائے قدرت کے ماتحت ازل سے امن و نظم اور جانفشانی سے اپنا پارٹ ادا کر رہا ہے۔ کبھی نظامِ شمسی میں فساد برپا نہیں ہُوا، کبھی سورج نے اپنی طاقت کے بل بوتے پر چاند سے ٹکّر نہیں لی، کبھی زمین چاند اور سورج کے درمیان حائل نہیں رہی ہر ایک اپنے اپنے دائرے اور فلک میں نہایت امن سے گھوم گھوم کر اپنی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔ اسی طرح پانی غریب جب سے اپنی حیثیت کائناتی سے آشنا ہوا ہے فطرت کے لاتبدیل قانون کو سمجھا ہے کبھی قانون شکن نہیں ہوا اگر یہ قانون شکنی کرتا تو قانونِ فطرت سے اعراض کر کے صرف اپنی سطح ہموار نہ رکھتا یا بہنے سے ہی انکار کر دیتا یا سُورج کی حرارت سے بُخارات بن کر ہوا کی سواری نہ کرتا یا ایک مخصوص بلندی پر آنے سے جواب دے دیتا تو نظامِ ارضی کا کوئی جاندار آج زندہ نظر نہ آتا۔ اسی طرح ہوا اگر اپنی کائناتی حیثیت کا احترام نہ کرتی خدائی فطرتی قانون پر نہ چلتی تو انسان کا ایک سانس زندہ رہنا محال تھا ٹھیک اسی طرح عزرائیل اپنی حیثیت کائناتی اور اپنی زندگی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھرتی پر آکر مرنہ سنبھالتا اپنی عقل سے مقصد حیات مقرر کر کے خدائی پروگرام کو چھوڑ کر بیت المعمور کے فرشتوں میں بیٹھ کر موجودہ علماء کی طرح صرف تسبیح و تقدیس کا ہی ہو رہتا تو انسانی پیدائش کی کثرت اور افزونی نظام عالم میں برہمی پیدا کر دیتی۔ کیا یہ عزرائیل کی ناخوشنا سی اور اصول فطرت سے برگشتگی باوجود تسبیح و تقدیس کے خدا تعالیٰ کے غیظ و غضب کا باعث نہ ہوتی؟ اور وہ نظام اموات و پیدائش میں عالمگیر فساد پیدا نہ کرتی؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نظام شمسی ہو یا ملکوتی، ارضی ہو کہ ناسوتی جس نظام کی مخلوق اپنی حیثیت کائناتی مدنظر رکھ کر اپنے فطرتی قانون پر چلتی رہے تو اس نظام میں کبھی فساد رونما نہیں ہو سکتا اور جونہی یہ دونوں اصول حیات یا ان میں سے کوئی ایک نظر انداز ہوا اس وقت اس نظام میں ضرور بدنظمی اور فساد برپا ہوگا۔ نظام ارضی میں سوائے انسان کے ساری مخلوق ازل سے اپنی حیثیت کائناتی پر علیٰ حالہا قائم اور اصول فطرت پر کاربند نظر آتی ہے ہاں صرف بدنصیب اشرف المخلوقات انسان کو ہی پتہ نہیں کہ میری حیثیت دُنیا میں کیا ہے اور میرا فطرتی قانون کونسا ہے۔

انسان کی حیثیت کائنات میں نائب خدا کی ہے اور اس کا فطرتی قانون قرآن ہے انسان کے علاوہ باقی مخلوق کا ضابطہ حیات قدرت نے احساس اور ادراک کی کمی اور عقل کی عدم موجودگی کے باعث اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دِل میں مرکوز کر دیا ہے اور انسان کا فطرتی قانون قرآن انسان کے ہاتھ میں دے کر اس کے دِل میں قانونِ فطرت کی بجائے خواہش کو جگہ دے دی ہے اور اس کی کو پورا کرنے کے لیے انسان کے دماغ کو عقل عطا کر دی ہے اب اِنسان کو اختیار ہے کہ اپنی خواہش کو فطرتی جمہوری یا اِشتراکی یا کسی قانون کا نام دے کر جاری کرے اور ضابطۂ فطرت کی کتاب کو ایک دفتر بے معنی سمجھ کو غرق مے ناب کر دے یا اسے گلدستہ زینتِ طاق بنائے افسوس اِنسان نے اپنے فطرتی قانون کو نظر انداز کر دیا اور باقی کائنات کے فطرتی اصولوں پر غور کر کے طرح طرح کی ایجادات کے ذریعہ دنیا کو بہشت کا نہیں دوزخ کا نمونہ بنالیا۔ اصولِ فطرت اور مطالعہ قدرت کے ذریعہ بجلی پر قابو پالیا اس کے روشن قمقموں سے نیرنگیٔ عالم کی زیارت کی، لوہے کا تخت بنایا اور ہوا میں اڑا دیا ذرہ تک کو پھاڑ توڑ کر ایٹم بنا دیا نامعلوم کائنات کے فطرتی قوانین کے حقائق کس قدر لامتناہی اور بحرِ بے کنار ہیں[1]۔ نت نئی ایجادات منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہیں ٹھیک اسی طرح قانونِ فطرت انسانی کی حقیقتیں یعنی حقائق قرآنی کا نہ حساب لگایا جا سکتا ہے نہ اس جیسا پُر امن قانون کوئی ایک انسان یا کوئی سوسائٹی پیش کر سکتی ہے جس طرح عالم

۱ ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا﴾ حضور ﷺ نے فرمایا لا تنقضی عجائبہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکوین میں مکھی کے پَر تک کا اِنسان سے بنانا ناممکن ہے اسی طرح ایک فطرتی قانونِ قرآنی جیسا پُرامن قانون کا وضع ہونا انسانی عقل سے محال ہے اگر جن اور انسان سارے کے سارے اس امر پر جمع ہو جائیں کہ قرآن جیسی کوئی قانونی کتاب بنالائیں، نہیں لاسکتے خواہ وہ ایک دوسرے کی ''قانون سازی'' میں مدد کریں۔ جن اندھوں نے ایسی غلطی کا ارتکاب کر کے یہ یقین کر رکھا ہے کہ فطرتی قانون کو نظر انداز کر کے انسان ایسا کوئی قانون بنا سکتا ہے جس کی اطاعت سے دنیا کا امن مستحکم ہو سکے۔

وہ اِنفرادی طور پر مرتّب ہو یا جمعیت اقوام کی شکل میں پاس ہو اس کا تلخ تجربہ شاہد ہے کہ انسانیت کو فساد کی آگ کے سوا کچھ نہ ملا جس طرح آیاتِ قرآنی کے منافع کو علم سائنس نے غیر محدود ثابت کر دیا ہے اس سے بڑھ کر قانون فطرت انسانی ''قرآن'' کی آیات کی منفعتیں آج تک انسانی آنکھ سے اوجھل ہیں اور

﴿اِقَامَةُ حَدٍّ اَمِنُ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِى بِلَادِ اللّٰهِ﴾

کا منظر معرض اخفا میں ہے جس طرح علم الاشیاء کے میدان میں زمین ایک ایسا پر منفعت آیاتی خزانہ ہے جو بلا قید زمان و مکان بلا اِمتیازِ اِنسان و حیوان مساوی طور پر ہر ایک کے رزق کا قیامت تک کفیل ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کسی اِنسانی دماغ کی ایجاد و اِختراع نہیں تو بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ انسانی دماغ ایک ایسا مساوی الفوائد قانون بنا سکے جو بلا اِمتیاز رنگ و نسل وطن و مکان بلا قید وقت و زمان کائناتِ ارضی کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہو سکے۔

ہر نوع مخلوق کا اصول فطرت باوجود ملکی اختلاف کے ایک ہے!

عالم تکوین میں جہاں تک عقل کی رسائی ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز میں اس کے طبعی بنیادی اصول کے ماتحت اِس کے مزاج کے موافق خاص خاصیتیں یکساں موجود ہیں اس لیے ہر ایک نوع میں اس کا ایک ہی خاص قانون ہر جگہ کارفرما ہے افریقہ اور عرب کے صحرائی اونٹ کے جو فطرتی اور طبعی خصائص ہیں وہی ایک ہندوستانی میدانی اونٹ میں مِن وعَن پائے جاتے ہیں قد و قامت میں فرق ہو سکتا ہے، آنکھ اور ہونٹ کا تباین ممکن ہے، آب و ہوا اور ملکی فرق سے خوراک اور چارہ مختلف ہو سکتا ہے مگر نفسی، طبعی اور فطرتی اختلاف ناممکن ہے ہر جگہ پر اونٹ کی ناک اِس کے باقی اعضاء کی نسبت ضرور کمزور ہے اسی لیے جس قانونی نکیل سے صحرائی اونٹ قابو کیا جا سکتا ہے صرف اسی ایک نکیل ہی سے میدانی اونٹ میدان میں باامن چلا جا رہا ہے اسی طرح اِنسان نے گھوڑے کی فطرت سے معلوم کر لیا ہے کہ ہر علاقے کا گھوڑا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف منہ میں لگام دینے سے ہی ہجوم میں چلتا ہوا فساد برپا نہیں کر سکتا بعینہٖ پانی کی جو خاصیت انگلستان کی سرزمین میں ہے وہی جاپان، روس اور پاکستان کے پانی میں موجود ہے اور جن قانونِ فطرت سے پابند کر کے اسے روس میں بلندی پر لایا جا رہا ہے اسی اصول کے ماتحت پاکستان کی ہوا اسے بلندیوں تک پہنچا رہی ہے پانی ہے کہ اسی ایک اصولِ فطرت کے ماتحت ہر جگہ پوری اطاعت سے دِن رات چلا جا رہا ہے اگر پانی کے متعلق یہ نظریہ حق ہے کہ باوجود ملکی اختلاف کے ہر ملک میں اس کا قانونِ زندگی ایک ہے تو یہ گندے پانی کا پُتلا اِنسان ایک ہی فطرتی قانون کے سایہ تلے آنے کی بجائے عالمگیر فساد سے نجات کا ذریعہ مختلف ملکوں کے اپنے اپنے بے شمار مختلف قانونِ خود غرضانہ، متعصّبانہ بن جانے میں کیوں سمجھتا ہے؟

تعددِ قانون غیر فطرتی چیز ہے!

کیا کرۂ ارض پر فطرتِ انسانی ایک نہیں؟ کیا کہیں اِنسان نما شیر، کہیں انسان نما گوشت خور شِکاری پرندے، کہیں انسانی شکل میں فرشتے بَستے ہیں جن کی مختلف فطرت کا تقاضا ہے کہ فطرتی اختلاف کے ماتحت ملک ملک کا قانون الگ الگ ہونا ضروری ہے اگر فطرتِ انسانی ایک ہے اور باوجود ملکی، لونی، وطنی، لِسانی، قومی، نسلی، طبقاتی اِختلاف کے یقیناً ایک ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ﴾

تو جب تک باقی کائنات کی طرح نوعِ اِنسانی میں ایک فِطرتی قانون جاری نہ ہوگا امنِ عالم ناممکن اور عالمگیر جنگ کی آگ کا بجھانا محال ہے۔ مختلف ملکوں کے مفاد پرستانہ قوانین نے ہمیشہ اِتحادِ عالم کی رُوئی میں فساد کی چنگاری ڈالی ہے اور قانونی سنکھے کی کثرت نے اس آگ کو ہوا دے کر کرۂ ارض کے گوشہ گوشہ کو جلایا ہے۔ جس قدر قانون ساز ملک زیادہ ہوں گے اور وہ ایک فطرتی قانون[1] کو چھوڑ کر قانون ساز خود مختار خُدا بن کر اپنی اپنی غرض کے قانون بنائیں گے اسی قدر قیامت خیز جنگ کے امکان یقیناً زیادہ اور قریب تر ہوتے جائیں گے۔

www.KitaboSunnat.com

۱ قرآن کے سوا کسی قانون کا دعویٰ الہامی اور فطرتی ہونے کا نہیں ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانونِ فطرت میں آزادی ہر چیز کا پیدائشی حق ہے

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انسان کے سوا ساری مخلوق باوجود ملکی اختلاف کے ہر جگہ آزادی سے ایک ہی قانون فطرت کے ماتحت مراحل زندگی طے کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ انسان بھی کائنات میں ہر چیز کو قانون فطرت پر چلتی ہوئی آزاد دیکھ کر اور انسانی قانون میں اپنی غلامی کی بندھنوں سے اُکتا کر کہتا ہے کہ دوسری مخلوق کی طرح آزادی انسان کا فطرتی حق ہے حقِ آزادی پر اپنی عزیز سے عزیز متاعِ زندگی قربان کرتا ہے انسانی قانون میں توفقِ نسلی خودغرضی، کالے گورے کی تمیز برہمن اچھوت کا فرق دیکھ کر فوراً فطرت کی طرف رجوع کرتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ خدائی قانون میں کسی ہرن کو دوسرے ہرن پر کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوقیت نہیں کسی کوّے کو دوسرے کوّوں پر برتری حاصل نہیں کوئی سفید خرگوش کالے خرگوش پر حکومت نہیں کر رہا کسی خنزیر کو حق نہیں پہنچتا کہ دوسروں کی کمائی کھائے، کسی ہاتھی کو ہمت نہیں کہ خدائی حکومت کے قانون کو توڑ کر دوسروں کو دبائے جو چیز خدا نے دوسروں کی ملکیت قرار دی ہے کسی کی مجال نہیں کہ وہ اپنے لیے حلال سمجھے کسی شکرے اور باز کو آپ نہیں دیکھیں گے کہ مُردار کا گوشت کھائے قانون فطرت میں اس کا فرض ہے کہ شاہین بن کر باز و مار کر شکار کرے اور کرگس کا حق نہ کھائے۔ کسی جنگل کے بادشاہ شیر تک کو یہ جرأت نہیں کہ جنگل کی کمزور مخلوق کے فطرتی قانون کی جگہ اپنے مفاد کا کوئی قانون عملاً جاری کرے اگر فطرت نے اس پر گوشت حلال اور گھاس حرام کی ہے تو اسے حق نہیں پہنچتا کہ گوشت کے سوا کمزور مخلوق کے گھاس کی شادابی اور تروتازگی دیکھ کر اس کی طرف اپنی جابرانہ طاقت کا ہاتھ بڑھائے ہر چیز کو پورا پورا یقین ہے کہ اس کی خیر اور بہتری اس کا امن اور آرام خدائی قانون ہی میں ہے۔ آج تو سائنس نے بھی اِنسان پر ثابت کر دیا ہے کہ فطرت کا قانون درست اٹل اور لاتبدیل ہے اگر آج سے دس ہزار برس پہلے قانون فطرت نے چاند کی فطرت پر نور رکھ دیا ہے تو قانون خدا نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ چاند سے روشنی اور نور کی بجائے آگ برس پڑے برعکس اس کے انسان نے بارہا دفعہ قانون میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی کی موت اور خودغرضی کی آگ بھری اور اس کو ہدایت اور امن کی روشنی اور زندگی بخش قانون قرار دیا مگر جب کسی صاحب بصیرت (ابراہیم علیہ السلام) نے خدائی قانون لاتبدیل سے اس کا امتحان کیا تو طاغوتی حیرانی نے اسے مطمئن کرنے کی بجائے باغی قرار دے کر اسی پرامن حیات افروز غیرالہامی قانون سے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ، زبان بندیوں کی آڑ، آنسوگیس اور لاٹھی چارج کیا کبھی گولیوں کی بوچھاڑ، کبھی پریس آرڈی ننس اور ڈیفنس آرڈی ننس، کبھی پچھ کی آگ کا خوفناک منظر پیش کیا اور اسی جمہوری اور مزدور راج نے مزدور اور عوام کو جیل میں ٹھونس دیا۔ اسی دھوکے نے انسان کو انسان پر اس قدر بدظن کر دیا کہ وہ نور سے بھی آگ کی طرح ڈرتا ہے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ، عثمانؓ اور علیؓ، لینن اور سٹالن، ٹرومین اور اٹیلے، ہٹلر اور مسولینی، خروشیف اور جانسن کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے وہ ان سب کے ہاتھ میں یکساں نور، امن کی روشنی نہیں، فساد کی آگ دیکھتا ہے۔ اٹل لاتبدیل قانون کی جگہ آرڈی ننس، قانون مساوات کی جگہ خودغرضی دیکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ سے قانون فطرت لے کر فرعون کے دربار میں پہنچے جس سے چشم غلامی میں آزادی اور پریشاں نظری میں خودآگاہی پیدا ہوتی ہے اس نے یہ کہہ کر رد کیا کہ موسیٰ اس خودغرضانہ قانون کے ذریعہ حکومت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طالب ہے حالانکہ کلیم اللہ تو کجا کسی نبی کا مقصدِ حیات قانونِ فطرت (کتابِ الٰہی) سے طلب حکومت نہ تھا بلکہ صرف خداوندان حکومت کو انھوں نے قانون ساز خدا نہیں، نائبِ خدا دیکھنا چاہا اور وہ تمام انسانی اختلاف جو مختلف غیر الہامی اِنسانی قانونوں کے جاری ہونے سے پیدا ہو گئے تھے ان کو قانون الٰہی کے ذریعے مٹانا چاہا اور انسانیت کو اپنے ذاتی مفاد اور نفسانی اغراض کے لیے نہیں اس کے مستقبل کی حفاظت کی خاطر قانون فطرت پر لانے کے لیے حتی الوسع مجبور کیا اور انسانی فطرتی حقِ آزادی کے لیے ہر اس چیز کا جو انسانی فطرت پر بگاڑ پیدا کر کے قانونِ فطرت سے باز رکھے ہر ممکن کوشش سے اس کا استیصال کیا اور اُن انسانی گندگیوں کے ڈھیروں کو جن پر انسانی غلامی کے جراثیم دیوی دیوتاؤں پتھر اور مورتیوں، آگ اور پانیوں، سانپ اور کچھوؤں، جبتوں اور طاغوتوں، روضوں اور قبروں کی شکل میں پل رہے تھے لا اِلہ کی نفی سے صاف کیا اور اِلّا اللہ کے اثبات سے ہر انسان کے خانۂ دل میں وہ روشن دان ثبت کیا جس کی آزاد روشنی کے سامنے انسانی مکان میں کوئی جراثیم غلامی جی نہ سکے اور بطورِ حفظ ماتقدم انسانی دل میں لَا اِلٰہ اِلّا اللہ کی وہ گیس پہنچائی جو آج کل کی زہریلی گیس کی طرح انسان کے لیے نہیں، جراثیمِ غُلامی کے لیے قاتل ثابت ہوئی جس کے باعث انسان نے خدا کے سوا ہر غلامی سے علی الاعلان انکار کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس ان خیرخواہ اور بے طمع خدائی ویکسی نیٹروں سے بدنصیب انسان بچوں سمیت اس طرح بھاگا جس طرح پہلے پہل عاقبت نااندیش دیہاتی عورتیں اپنی جہالت کے باعث خود اور اپنے بچوں کو چیچک کے ٹیکہ والوں سے بچالینا مبارک خیال کرتی تھیں اِن خدائی حفاظتی اقدامات کو کوتاہ اندیش اِنسان نے اس بدگمانی کی بناء پر قبول نہ کیا کہ ان میں شاید خدائی کارِندوں (نبیوں) یا ان کے تابعدار عملہ کا کوئی ذاتی فائدہ ہے مگر آج چیچک کے ٹیکہ سے گریز کرنے والی مائیں جس طرح چیچک کے داغ اِنسانیت کے منہ پر دیکھ کر کڑھتی ہیں کہیں اس سے زیادہ غلامی کے ذلیل نِشان انسانی چہرہ پر ان سمجھ دار مادرانِ وطن کی پریشانی کا باعث بن رہے ہیں جنھوں نے لا اِلٰہ اِلا اللہ کے ٹیکہ سے اِنکار کر کے خدا کی ذات کے سِوا دیوی اور دیوتاؤں، پتھر اور مورتیں، روضوں اور قبروں کی پوجا اور غلامی سے اِنسانی ذہنیت کو اس قابل بنادیا کہ وہ اپنی اس عادتِ بد کے ماتحت انسانی غلامی بھی برداشت کر سکے اور کئی ہزار دیوتاؤں کو طاقتور سمجھنے کے خوف نے انسان کو اس قدر خائف کر دیا کہ وہ مظاہرِ قدرت کو خدا سمجھ بیٹھا اور بجائے اس کے کہ ان پر قابو پا کر کوئی مفید ایجاد کر کے خود طاقتور بن کر انسانی غلامی سے بچتا ایجاد سے محروم ہو کر غلام بننے کے لیے تیار ہو گیا۔ انسان کو جس غیر فطری چیز (غلامی) کے نقصان کا آج احساس ہو رہا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کا بچہ بچہ آزادی کے لیے اپنا فطرتی حق سمجھ کر لڑ مرنے کے لیے تیار کھڑا ہے اور ہر اس ظالم آبادی کو جو اس فطرتی قانون سے انکار کرے اور اپنا کوئی غیر فطرتی قانون مسلط کر کے دُنیا کو غلام بنائے اس کو اس قابل سمجھتا ہے کہ اس ظالم کی ساری نسل کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جائے تا کہ انسانیت اس کے غیر فطرتی قانونِ غلامی سے محفوظ رہے۔

تو کیا یہ انسانی فطرتی تقاضا نہیں؟

کہ جس ملکی آبادی میں فاطر کائنات (خدا) اور اس کے فطرتی قانون کے غلبہ کا اعلان ہوا سے فطرتِ انسانی پر سمجھ کر انسانی غلامی سے آزاد سمجھا جائے اور جہاں جہاں اس الہامی قانون کا اعلان سُنائی نہ دے اس علاقہ کو غیر فطرتی قانون کے ماتحت انسان کو غلام اور خُدا کی باغی مخلوق سمجھ کر قانونِ الہامی پر لائے اور انسانی غلامی سے آزاد کرانے کی پوری پوری کوشش کی جائے بس یہی چیز ہے جس کو اسلام کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں قانونِ فطرت قرآن دکھایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رازدانِ فطرت (محمد ﷺ) جب صبح کے وقت کسی غیر فطرتی انسانی آبادی کو فطرت پر مجبور کرنے کے لیے حملہ آور ہوتے تو جس آبادی سے یہ فطرتی اعلان اللہ اکبر، اللہ اکبر (اللہ بڑا ہے۔ اللہ بڑا ہے) صبح کی اذان سنتے، سمجھ جاتے کہ یہاں خُدا اور اس کے فطرتی قانون کو اقتدار اور غلبہ حاصل ہے لوگ قانونِ فطرت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت آزادی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہاں اِنسانی قانون کے تحت انسان انسان کا غلام نہیں، تو فرماتے علی الفطِر ۃ، چھوڑو خدائی فوج، چھوڑو یہ آبادی قانونِ فطرت پر ہے اور جہاں جہاں دیکھتے کہ اس جگہ لوگ خدا سے ناآشنا کسی انسانی قانون میں جکڑے ہیں تو سمجھ جاتے کہ یہ خدائی قانونِ فطرت سے بے بہرہ ہو کر غلامی کی ذِلّت میں زندگی گزار رہے ہیں اور انسانی فطرت میں بگاڑ پیدا کر چکے ہیں تو غیر فطرتی قانون کے وسائل غارت اور مغلوب کرنے کا حکم فرماتے اور قانونِ فطرت غالب اور جاری کرنے کی جدوجہد کرتے جسے آج کل قتل و قتال کا نام دے کر بدنام کیا جاتا ہے۔

غیر فطرتی زِندگی سے نبوت کا فطرتی سلُوک

۱ اِنسان ابھی بچہ ہو اس کی فطرت سلیمہ میں ابھی بگاڑ کی ابتدا ہو وہ غِذا چھوڑ کر مِٹی کھانے لگے وہ قابل علاج ہے اسے مٹی کے نقصان بتا کر فطرتی قوت بیدار کرنے کے لیے غذا پیش کرو۔

۲ پانی کا ابھی رنگ بدلا ہو یا اس کے مزہ میں کچھ فرق آ گیا ہو یا طول مکث کے باعث صرف بو بدل گئی ہو اس کی صفائی ممکن ہے اس میں لال دوائی ڈال کر غیر فِطرتی جراثیم سے پاک کر دو اِس کے بعد اس کا پینا فطرت انسانی میں بگاڑ پیدا نہیں کرے گا لیکن اگر اس کا رنگ، بو، مزہ تینوں کسی خارجی پلیدی کی بہتات سے بدل گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو سمجھ لو کہ اس کی تمام فطرت میں بگاڑ آ گیا ہے اس وقت اس کو پینا اِنسانی فطرت میں ضرور بگاڑ، فساد بیماری پیدا کرے گا۔

۳ اگر کتّے کی فِطرت میں معمولی بگاڑ ہے وہ مالک کو پہچانتا ہے مگر راہ گیروں کو بیگانگی اور زیادتی غضب کے باعث کاٹتا ہے وہ قابلِ علاج ہے اس کا علاج باندھ رکھنا ہے۔

۴ لیکن اگر خدانخواستہ باؤلے کتّے کی طرح خودغرض انسان کی فطرت میں اِنتہائی بگاڑ آ گیا ہے وہ بالکل باؤلا ہوگیا ہے اب دیوانگی کے باعث مالک تک کو نہیں پہچانتا اپنی جان تک سے بے پروا ہے خدا کی تمام قانونی رسیوں اور بندھنوں کو توڑ کر من مانی کرتا ہے۔ بازارِ دنیا میں اِنسانی تباہی لے آیا ہے'' اس وقت مالک کے حکم سے انسانیت کے ایک خیر اندیش بندے نے ایک ہاتھ میں قانونی فطرتی رسّی اور ایک ہاتھ میں احتیاطاً تلوار لے لی ہے اب وہ باؤلا انسان قانونی رسّی تو قبول نہیں کرتا فطرتی اِنتہائی بگاڑ کے باعث مالک کی مانوس آواز پر لپک کر واپس آنے کی بجائے دور بھاگتا ہے نہ تلوار کی موت سے ڈرتا ہے فطرت کا بگاڑ ہے کہ حد کو پہنچ گیا ہے اس کی زہر کا اثر اس کے بال بال میں ہو چکا ہے اس کی رگ رگ میں ایسی زہر ہے جس میں انسانیّت کی موت پوشیدہ ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خود اس کا زہر کی ہلاکت سے بچ نکلنا بھی یقیناً محال ہے اب آپ غور فرمائیں کہ موت کیا ہے؟ یہی نا! فطرت کا مکمل بگاڑ۔ اگر فطرتی زندگی میں پورا بگاڑ آ جائے تو اس کا طبعی نتیجہ ہلاکت آفریں ہلاکت ہے بے شک اس وقت انسانی زندگی کو نظر انداز کر دیجئے انسانیت کو موت کے منہ میں دے دیجئے۔ اس باؤلے ظالم کلاب الدُّنیا (دُنیا کے کتے) امریکہ اور روس بھارت اور اسرائیل پر رحم کر کے تلوار بھی نہ چلنے دیجئے افغانستان، کشمیر، فلسطین، ویتنام وغیرہ میں اس چلتی پھرتی موت کو چلنے دیجئے۔ بالآخر فطرت کا بگاڑ اسے مجبور کرے گا کہ لوگوں کو تباہ کر کے باؤلا انسان باؤلے کتے کی طرح ہوش و حواس کھو کر کسی کنویں میں کود جائے کسی بلند مکان سے گرے یا ہٹلر کی طرح اپنے ہاتھ سے زہر کھا کر خودکشی کر کے غیر فطرتی زندگی کی سزا پائے۔ آپ نے دیکھا؟ کہ فطرت کا فیصلہ اس کے حق میں انسانیت کی حفاظت کے لیے موت ہے بس یہی قانون فطرت کے ماتحت انسانی حفاظت کے لیے محمد ﷺ کا فیصلہ ان ظالموں کے لیے موت ہے خواہ وہ تلوار کی ہو اس کی موت میں فی القصاص حیاۃٌ انسانی زندگی کا راز ہے۔

قانون فطرت کی عالمگیر افادیت

انسان فطرت پر پیدا کیا گیا ہے یہی اس کا دین قیم ہے یہی اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست قانونِ زندگی ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں۔ اس لیے فطرت کے رموز و اسرار سمجھنے والے انبیاء سب سے پہلے اِنسان کو خدائی قانون پیش کرتے ہیں اس کی کائناتی حیثیت اس کو بتاتے ہیں کہ تیرا باپ آدم علیہ السلام خدا کا نائب تھا اور تو بھی اس کا نائب ہے نہ تیری یہ شان ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کو پوجے نہ اس کے قانون کے سوا کسی قانون کو مانے اور نہ تجھے یہ حق پہنچتا ہے کہ تو نائب خدا سے خدا بن کر اپنا کوئی خواہش کا قانون بنا کر دنیا میں فساد اور بگاڑ پیدا کرے۔

اِنسانی قانون خواہ کتنی احتیاط سے بنایا جائے یقین نہیں کہ وہ اِنسانی خودغرضی اور نفسانی خواہش سے پاک ہو اور ہر فرد موجودات کی فطری طلب کو یکساں پورا کرے یہ قانونِ فطرت کی ہی خوبی ہے کہ ہر انسان کو اس کی فطری ضرورت کے مطابق ''عیشِ رغد'' (رِزق فراخ) عطا کرتا ہے۔ جس طرح آسمانی سورج کے بغیر جسمانی آنکھ باوجود اپنے نور کے اندھی اور ادھوری ہے اور تمام انسانی وسائل معاش زمین اور پانی، بیج اور دانہ سورج کے بغیر بے کار اور نا تمام ہیں وہ بیک وقت ہزار ہا مخلوق کے لیے نور بھی اور کفیل معاش بھی ہے اسی طرح یہ الہامی کتاب (قرآن) بیک وقت آئینی نور اور معاشی سورج ہے جس کی عدم موجودگی میں انسانی عقل کی آنکھ بھی باوجود اپنی عقل روشنی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھی ہے اور انسانی وسائل معاش بغیر اس آئینی سورج کے اس کی ضرورتوں کے لیے ناکافی ہیں جس مخلوق کے پاس صرف اِدراک اور احساس ہے، عقل نہیں ان کی جسمانی آنکھ کو باوجود اپنے نورِ بینائی کے سورج کی روشنی کے بغیر تاریکی اور اندھیرے کا اس قدر یقین ہے کہ اگر ان کو اس آسمانی آفتاب کی روشنی کسی وقت نہ میسر ہو تو وہ اپنی آنکھوں کی رہنمائی اور روشنی پر اعتماد نہیں کرتے یہی وجہ ہے کہ رات کو کوئی پرندہ آپ باہر نہیں دیکھ سکتے بلکہ یہاں تک وہ غیر فطری قانون کے نقصان سے آگاہ ہیں اور قانونِ فطرت کے اس قدر پابند اور محتاط ہیں کہ اگر پورے سورج کو گرہن لگ جائے تو گرہن کے وقت کی روشنی کو غیر فطرتی سمجھ کر وہ سورج کی روشنی کے بغیر اپنی آنکھوں کی روشنی سے غیر مطمئن ہو کر فوراً اپنے اپنے گھونسلوں کو واپس ہو جاتے ہیں بلکہ یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ قانونِ فطرت کے پابند وہ پھول جو رات کو کھلتے ہیں رات سمجھ کر کھلنا شروع کر دیتے ہیں اور دن کو کھلنے والے پھول رات سمجھ کر اپنی پتیاں بند کر لیتے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ انسانی عقل جس کی آنکھ اسی بے اعتماد جسمانی آنکھ، کان اور ناک کے بل پر روشن ہے جس بے سمجھ نے عورتوں کو عصمت فروشی کے جواز کا فتویٰ دے کر سرِ بازار رسوا کیا ہے۔ جس نے جھوٹ اور ایمان فروشی کو پالیسی اور سیاست بتایا ہے جو دروغ اور پروپیگنڈہ کو ہتھیار سمجھتی ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس عقل نے بیویوں کے باہمی تبادلہ اور کنواریوں کو ماں بننے اور لڑکوں سے لڑکوں کی شادی کرنے کا قانون سازوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اس بے راہ روی کو معاشرہ میں قانونی تحفظ دے کر فطرت سے جنگ لڑیں۔ افسوس اس اندھی عقل کو جو الہامی سورج (قرآن) کی روشنی سے یکسر محروم ہے انسان نے اس کو رہنما اور قانون ساز قرار دے دیا ہے بے عقل پرندے سورج گرہن کے وقت چند منٹ اپنی آنکھ کی روشنی پر مطمئن نہیں شاید عقلمند انسان پرندوں سے زیادہ بے وقوف ہے کہ چودہ سو سال سے الہامی سورج کے بغیر عقلی اندھیروں کو فطرتی روشنی سمجھ بیٹھا ہے الہامی سورج ایک ایسا تیرِ اعظم ہے جو اپنے مطلع کا گرویدہ نہیں یہ آفتاب اگر بظاہر افقِ عرب سے طلوع ہوتا نظر آرہا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ صرف خطۂ عرب کا کوئی مخصوص معاشی، نوری، سیاسی دستور ہے جس طرح آسمانی سورج جس کا مطلع تو ضرور بظاہر مشرق ہے مگر اس کا فائدہ معاشی اور نوری صرف مشرق تک محدود نہیں۔ وہ جب سے طلوع ہوا ہے وہ ہمیشہ مغرب کے لیے بھی یکساں مفید رہا ہے وہ ہر گلِ لالہ کو خواہ وہ امریکہ یا روس میں ہو، ہندوستان یا پاکستان کی سرزمین میں موجود ہو اس کی فطرتی ضرورت کے مطابق ضرور سُرخی عطا کرے گا۔ موتیا کا پھول شرقی ہو یا غربی بلا امتیاز اس کو سفید کرے گا میٹھے انار کو مٹھاس اور کھٹے کو اس کی فطرتی طلب پر ہر جگہ تُرشی بخشے گا گنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو شیرینی اور مرچ کو فطری تلخی سے نوازے گا وہ موسم گرما میں گندم کے دانے کو باوجود خوشہ جیسے حفاظتی غلاف کے پاکستان میں ضرور خشک کرے گا اور بلوچستان میں عین اسی ساعت گرمیوں میں ننگے انگور کو خشک کرنے کی بجائے تر کر دے گا۔ ٹھیک اسی طرح عرب سے طلوع ہونے والا سورج (قرآن) ہر زمانہ کے لیے بلا قید زمان و مکان مشرقی اور مغربی شمالی اور جنوبی ساری مخلوق کے لیے یکساں مفید سیاسی اور معاشی قانون ہے۔ اس کے ہاں کالے اور گورے کی کوئی تمیز نہیں ملکی اور غیر ملکی کا کوئی لحاظ نہیں برہمن اور اچھوت کا کوئی فرق نہیں اس کے نزدیک مخلوق ساری خدا کا کنبہ ہے "اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہ" اونچ نیچ کا کوئی سوال نہیں۔ اس میں احترام آدمیت کی حد یہ ہے کہ سیّد زادیوں کے نکاح غلاموں سے ہوتے ہیں روٹی کی بجائے مقصدِ زندگی آسمانی حکومت کی رضا ہو جائے تو

﴿یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾

"رزق اس جگہ سے آتا ہے جہاں سے خیال تک نہ ہو"

کے وعدے پورے ہوتے ہیں اور معاشرے کی زندگی کا معیار خواہ مخواہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے خاندانی منصوبہ بندی اور مزدور اور کسان کے جلوس اور مطالبے سب ختم ہو جاتے ہیں یہ قانون حفظ الاقوام ذکر للعالمین اور ھدیً لِلنّاس ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس دریں جا سائل و محروم نیست
عبد و مولیٰ حاکم و محکوم نیست

نائب خدا

نائب خدا ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ سارے انسان اپنے اپنے لیے تخت و تاج کی خاطر تلواریں سونت کر کھڑے ہو جائیں اور ایک عالمگیر جنگ کھڑی کر دیں۔ نہیں۔ اس کا یہ مفہوم ہے کہ جس طرح تختِ برطانیہ کے لیے ہر برطانوی باشندہ خواہ وہ لبرل ہو یا ٹوری ہو، وہ شاہی خاندان کی حکومت کے مقام کا اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھتا ہے اس کے تخت پر کسی دوسرے کو دیکھ نہیں سکتا۔ ٹیوڈ

حکومت کے اقتدار کے مخالف بغاوت کو برداشت نہیں کرتا۔ برٹش لاء کی جگہ وہ اشتراکیت یا کسی اور قانون کا نفاظ کسی حالت میں نہیں ہونے دیتا ٹھیک اس سے کہیں بڑھ کر ہر نائب خدا انسان خواہ کوئی کام کرتا ہو کسی گوشۂ زمین پر بستا ہو کسی قیمت پر غیر الٰہی نظام کو گوارہ نہیں کرے گا نائبِ خدا کی شان نہیں ہوگی کہ خدائی فطرتی ضابطۂ حیات کے بعد کسی قانونِ زندگی پر راضی ہو جائے اسے فطرتی قانون کے سوا کسی دستورِ زندگی میں انسانیت کی بہتری کا نشان تک دِکھائی نہ دے گا خدائی حکومت کے نِظام میں خلل نہیں آنے دے گا۔ یہی وجہ تھی کہ نبی ﷺ کی تجہیز و تکفین چھوڑ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے آپ کو نائبِ خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منصب پر سمجھ کر پہلے خدائی حکومت کا انتظام کیا انھیں یقین تھا کہ خدائی دستور العمل (قرآن) جو ہمارے پاس ہے انسان پر بحیثیت نائب خُدا کے ہی پورے کا پورا فٹ آسکتا ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں شیطان نے موجودہ مسلمان کو دھوکہ دیا ہے شیطان نے مسلمان سے اس کا مرتبۂ کائناتی نائب خدا ہونے کا اوجھل کر دیا ہے اب مسلمان کسی ملک میں بحیثیت نائب خدا تو بس نہیں رہا کہ اب اپنے آپ کو خدا کا جانشین سمجھ کر خدائی حکومت کے قیام کا ارادہ کرے نظامِ عالم کی نگرانی کا اپنے آپ کو ذمہ دار سمجھے اور وہ فطرتی قانونِ خداوندی جو اس کے پاس ہے اس کو جاری کرے خود کو خدا کا نائب نہ سمجھنے کے شیطانی دھوکے میں آکر عوام تو یقیناً کالانعام ہیں ان کے نزدیک قرآن ضابطۂ حیات نہیں ایک مذہب کتاب ہے مذہب اور سیاست کا ان کے نزدیک کوئی باہمی جوڑ نہیں تقریباً یہی حال اکثر علماء کا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ وہ نائبِ خدا کی حیثیت چھوڑ کر کائنات میں اپنی حیثیت انعام کی نہیں ملائکہ کی سمجھ بیٹھے ہیں۔ چونکہ انسان نائب خدا ہے اور قرآن اُس وقت انسان کا پروگرام زندگی ہے جب یہ مسندِ نائبِ خدا پر ہو نظام ارضی اس کے ہاتھ میں ہو حکومت خداوندی قائم ہو۔ لیکن جس وقت انسان اپنے آپ کو خدا کا جانشین نہیں فرشتہ سمجھ بیٹھا انتظام ارضی سے اس کا کوئی دُور کا تعلق بھی نہ رہا تو قرآن کا بہت بڑا حصہ جس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق نظامِ عالم سے تھا یکسر وہ نا قابل عمل ہو کر رہ گیا اب انسان قرآن خوانی کرتا ہے تو توحید اور معاد روزہ اور نماز، حج اور زکوٰۃ، زیادہ سے زیادہ نکاح اور طلاق کے سوا عمرانیات، اقتصادیات، علم الاشیاء اور ایجادات، معاشیات اور سیاسیات کے متعلق سینکڑوں آیات اپنے سے بے تعلق اور اپنی زندگی سے بے ربط پاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مسلمان کی قرآن سے بے تعلّقی دن بدن اسے غیر ضروری سمجھ کر بڑھتی جارہی ہے اور عملی طور پر ذوقِ قرآنی گھٹتا جارہا ہے قرآن سے حقیقی اور نتیجہ خیز دلچسپی کم ہوتی جارہی ہے۔

مسلمان حیثیت قرآنی کیوں کھو بیٹھا

جس طرح قبل ازیں بتایا جاچکا ہے کہ کائنات میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس نظام کے خدائی کارندے اپنی اپنی حیثیت کائناتی پر قائم ہیں اور اصولِ فطرت پر کاربند ہیں اس نظام میں کبھی فساد رُونما نہیں ہوسکتا اور جہاں یہ دونوں اصول نظر انداز ہوئے یا ان میں سے کوئی ایک مدنظر نہ رہا تو اس نظام میں یقیناً قیامت برپا ہوتی ہے آپ بغور مطالعہ کریں گے تو آپ کو فساد کی وجہ کرۂ ارض کے مشرق و مغرب میں ان دو اصولوں سے برگشتگی کے سوا کوئی اور نظر نہ آئے گی۔ مشرق میں مسلمان کے پاس قانونِ فطرت تو محفوظ ہے مگر شیطان نے اس سے وہ حیثیت انسانی اس کی نظر سے اوجھل کردی ہے جس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان قائم رہ کر قانونِ خداوندی کو سمجھ سکتا اور ہر قانونی دفعہ کو اپنے آپ پر منطبق کر سکتا تھا اور قانون باطل کے مقابلہ میں جُرأت سے پیش کر سکتا تھا اور علی رغم انف کفار سب غیر فطرتی قانونوں کو مِٹا کر اس قانونِ فطرت کو غالب کر سکتا تھا اس حیثیت کو مسلمان بھُول چکا ہے مسلمان اب اپنے آپ کو خدا کا نائب نہیں سمجھتا اس لیے غیر خدائی اور طاغوتی نظامِ حکومت کا استیصال اور خُدائی حکومت کا قیام اس کے بس کا روگ نہیں رہا۔ انتظام عالم سے کنارہ کش ہو گیا ہے یہ غریب اپنی کائناتی حیثیت کھونے سے خدائی قانون کی قانونی حیثیت بھی کھو بیٹھا ہے اور اس اکثریت میں دن بدن جذب ہوتا جا رہا ہے جس کی فطرت میں پورا پورا بگاڑ آ چکا ہے جو اِن ہر دو اصولوں سے محض نا آشنا ہے نہ اُسے پتہ ہے کہ انسانی کائناتی حیثیت کیا ہے اور فطرتی ضابطۂ حیات انسان کے لیے کونسا ہے وہ اپنی حیثیت نائبِ خدا سے ناواقف ہونے کے باعث اپنی خودی پوری طرح کھو بیٹھا ہے اور تَعَدُّدُ اِلٰہ کی پوجا اور غلامی سے اس میں ایسی غلامانہ ذہنیّت پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے اس نے انسانی غلامی کا بخوشی خیر مقدم کیا ہے اور اس اکثریت کی غلامانہ اور مشرکانہ ذلیل ذہنیّت نے اور اس کے غیر فطری تمدن نے مسلمان سے خود شناسی اور خودی اور نائب خدا ہونے کے تصور کو کچھ اس طرح کھو کر اپنے میں جذب کر لیا ہے کہ مسلمان نے بھی خدا کے سوا ہر طاقت کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے جھک جانے کے باعث غلامی کے لیے ایسی سازگار فضا پیدا کردی کہ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مسلمان نے بھی غیر مسلم مُشرک اکثریت میں جذب ہوکر اہل مغرب کے نظامِ باطل کو ہندوستان میں غلام سازی کے لیے ایک خاموش دعوت دی تھی۔ اب اس غیر فطرتی نظامِ باطل سے چھٹکارا پانے کی بس یہی ایک ہی صورت ہے کہ جس طرح انسان نے نظامِ باطل کے فروکش ہونے سے پیشتر ہی اس کے لیے ذہنی فضا سازگار بنادی تھی کہ وہ انسان کی کمزور غلامانہ ذہنیّت کو بھانپ کر خود بخود آمسلّط ہوا تھا اسی طرح بغیر کسی گھبراہٹ اور بے چینی کے بقائمی ہوش وحواس خدائی حکومت کے لیے ذہنی فضا سازگار بنانے کی ایک منظّم کوشش کی جائے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ خود اپنا اور اپنے ماحول کا ذہن بدلیں خصوصاً سکول اور کالج کے نصاب میں اسلامی تعلیمات رکھ کر بچوں میں یہ اعتقاد بنیادی طور پر راسخ کردیں کہ دنیا میں انسان بحیثیت نائب خدا آیا ہے خدا کے بغیر یہ نہ کسی کے آگے جھک سکتا ہے اور نہ خدائی قانونِ فطرت (قرآن) کے سوا کسی غیر الہامی قانونِ زندگی کو قبول کرسکتا ہے۔ بچپن میں ہی بلند خودی اور خود آگاہی کا سبق دے کر مستقبل کی پریشان نظری دور کریں ؎

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نائب خدا ہونے کا نظریہ ہی بجائے خود انسان کے لیے کائنات ارضی مین نفس کی عین پہچان ثابت ہوگا اپنے نفس کی حقیقت پہچان کر ہی انسان خدا کو پہچان سکتا ہے

"مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ"

''گویا اپنے آپ کو نائب خدا قرار دینا ہی پہچان خدا ہے۔''

نائب خدا کا خیال ہی مشرکین اقوام کو مجبور کردے گا کہ وہ خدا کے بعد کائنات میں انسانی درجہ سمجھ کر تمام دیوی، دیوتاؤں، قبروں اور رَوضوں، پتھر اور مورتیوں، سورج اور ستاروں، دریاؤں اور آبشاروں، سامراجیوں اور اِشتراکیوں کی غلامی اور پوجا سے اِنکار کردیں اور خدا کے سوا ہر غلامی کے بیج سے ذہنی زمین کو صاف کر کے اپنے مستقبل کو انسانی غلامی سے پورا پورا محفوظ کرلیں خلیفۂ ارض ہونے کا خیال نہ صرف قیام خلافت تک محدود رہے گا بلکہ خلافت کی حفاظتی ضرورتیں علم الاشیاء (سائنس) کے ذریعہ انسان میں

﴿عَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾

کی سوئی ہوئی اِستعدادِ ایجاد کو از سرِ نو بیدار کردیں گی اور قوت ایجاد نہ صرف انسانی غلامی کا انسداد کرے گی بلکہ

﴿تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ﴾

کا حقیقی نظارہ روس اور امریکہ جیسے فرعونوں کو دِکھادیں گی۔ دوسری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف نائب خدا کا عقیدہ موجودہ قانون ساز خداوندان حکومت باطلہ کو آسمانی بادشاہت کے سایہ تلے آنے کے لیے مجبور کر دے گا کہ جس خدا کے وہ نائب ہیں اس کی حکومت کا اعلان کریں اس کے ملک میں اپنا نہیں اس کا بھیجا ہوا فطرتی قانون جاری کریں اپنی غرض کے قانون کے نفاذ سے خدا بننے کی بے سُود کوشش کر کے نظامِ عالم میں فساد پیدا نہ کریں۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِي دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَدِيْنُ دِيْنَنَا ۔آمین

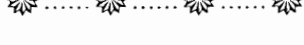

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الخلق عیال اللہ

حقیقت یہ ہے کہ ساری مخلوق خدا کی رعیت ہے اور اس کی رعیت کو اس کے سوا نہ کوئی روٹی دے سکتا ہے اور عوام کا معیار زندگی بلند کر سکتا ہے اور نہ اُن کے لیے یکساں معاشی قانون بنا سکتا ہے۔

جو ملک خدا اور رسول اور اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اُس میں خدا کا معاشی قانون اور نظام مصطفےٰ کو نافذ کیجئے۔ خدا کو محتاج اور اس کے معاشی قانون کو نامکمل اور اس کے کنبہ کو لاوارث سمجھ کر کسی اشتراکی یا نام نہاد جمہوری' سیاسی شعبدہ باز کے حوالے نہ کیجئے بلکہ خالق اور مخلوق کے درمیان ان حائل شدہ پردوں کو ہمیشہ کے لیے اٹھا دیجئے۔

اور اس مملکت خداداد میں خدا کی حکومت قائم کر کے روز بروز فانی حکومتوں کے ادل بدل اور معاشی ناہمواری سے امت کو نجات دلائے۔ یہ ملعون معاشی ناہمواری کا عالمگیر بحران انسانی قانون کی پیداوار ہے صرف پاکستان ہی نہیں ساری دنیا کے عوام اشتراکی اور نام نہاد جمہوری حکمرانوں کی پیٹ پرستی کنبہ پروری اقربا نوازی بے انصافی سے سخت نالاں ہیں انسانی آزادی کو ان ظالموں نے غلامی میں تبدیل کر دیا ہے۔

Design By: ASIM ARSHAD MUHAMMAD AHSUN Grill

زندگی ایں راخروج آں راخراج
درمیاں ایں دو سنگ آدم زجاج

ملنے کا پتہ:
جامعہ محمدیہ للبنات شالیمار ٹاؤن بے نظیر روڈ اکاڑہ شہر
جامعہ محمدیہ حق بازار اکاڑہ